روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۲۰

تذکرۃ الشہادتین۔ سیرت الابدال۔ لیکچر لاہور۔ لیکچر سیالکوٹ۔ لیکچر لدھیانہ

الوصیّت۔ چشمۂ مسیحی۔ تجلّیاتِ الٰہیّہ۔ قادیان کے آریہ اور ہم

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

رُوحانی خزائن کی جلد ۲۰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل تصانیف پر مشتمل ہے :-

۱۔ تذکرۃ الشہادتین ۲۔ سیرت الابدال ۳۔ لیکچر لاہور
۴۔ لیکچر سیالکوٹ ۵۔ لیکچر لدھیانہ ۶۔ رسالہ الوصیۃ
۷۔ چشمۂ مسیحی ۸۔ تجلیاتِ الٰہیہ ۹۔ قادیان کے آریہ اور ہم

ذیل میں ان کتب کا مختصر تعارف بھی پیش کیا جاتا ہے -

۱ - تذکرۃ الشہادتین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ کتاب ۱۹۰۳ء کی تصنیف ہے۔ اس کے دو حصے ہیں - حصہ اردو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ رئیس اعظم خوست افغانستان اور ان کے شاگرد رشید حضرت میاں عبد الرحمٰن صاحبؓ کی شہادت کے واقعات پر مشتمل ہے حصہ عربی تین رسائل پر مشتمل ہے - پہلا رسالہ "الوقت وقت الدعاء لا وقت الملاحم وقتل الاعداء" - دوسرا رسالہ "ذکر حقیقۃ الوحی وذرائع حصولہ" اور تیسرا رسالہ "علامات المقربین" کے نام سے شامل ہے۔

تذکرۃ الشہادتین کا بنیادی موضوع جماعت کے پہلے دو شہداء حضرت میاں عبد الرحمٰن و حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واقعات قبول احمدیت و حالات واقعۂ شہادت ہے - شہادت کے یہ دونوں واقعات حضور علیہ السلام کے الہامات مندرجہ

براہین احمدیہ شامات تذ مجات کل من علیہا فان کے مطابق ظہور میں آئے ۔اس لحاظ سے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہیں ۔ حضور علیہ السلام نے اس ضمن میں ان تمام دلائل کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی قبول احمدیت کا باعث بنے ۔ خاص طور پر حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی سولہ خصوصیات میں اپنی مشابہت کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے ۔

شہادت کے دلگداز واقعات بیان فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے اخروی زندگی کی تیاری کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین فرمائی ہے ۔اور ساتھ ہی ان عقائد کا اختصار کے ساتھ ذکر ہے جو جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان ہیں ۔

حضور علیہ السلام نے جہاں اپنی صداقت کے بہت سے دلائل بیان فرمائے ہیں وہاں قرآنی دلیل فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ الآیہ کی پیروی میں بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا :-

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا ۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے ؛ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ دلیل ہے ۔

(صفحہ ۶۴ جلد ہذا)

پھر حضور علیہ السلام سلسلہ احمدیہ کے روشن مستقبل کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" اے تمام لوگو سن رکھو ! یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا ۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا ۔"

(صفحہ ۶۶ جلد ہذا)

"تذکرۃ الشہادتین" کا عربی حصہ تین رسائل پر مشتمل ہے۔

۱۔ الوقت وقت الدعاء لا وقت الملاحم وقتل الاعداء۔

اس رسالہ میں حضور علیہ السلام نے اس امر کو پیش فرمایا ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار کی محتاج نہیں۔ خاص طور پر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے لئے دعا کو آسمانی حربہ قرار دیا ہے۔ اور انبیاء کی پیشگوئیاں بھی ہیں کہ مسیح موعود دعا سے فتح پائے گا اور اس کے ہتھیار براہین و دلائل ہونگے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تائید میں یہ امر بھی پیش فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہوتا کہ اس زمانہ میں مسلمان مذہبی لڑائیاں کریں تو وہ اسلحہ سازی اور حربی فنی علوم میں مسلمانوں کو باقی اقوام پر برتری بخشتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انہا ملحمۃ سلاحہا قلم الحدید لا السیف والمدیٰ"

(صفحہ ۸۸ جلد ہذا)

کہ شیطان سے اس آخری جنگ کا ہتھیار تلوار نہیں بلکہ قلم ہے۔

حضور علیہ السلام نے اس رسالہ میں اپنے دعویٰ مسیح موعود اور دعویٰ نبوت کو بھی پیش فرمایا ہے دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے ایک خاص اعتراض کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ سوال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے بھی دریافت فرمایا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ امتِ محمدیہ میں سوائے مسیح موعود کے خلفائے راشدین وغیرہم کو نبی کا نام نہیں دیا گیا؟

حضورؑ فرماتے ہیں کہ خلفاء کو نبی کا نام نہ دیئے جانے کی وجہ یہ تھی کہ ختمِ نبوت کی حقیقت لوگوں پر مشتبہ نہ ہو جائے۔ لیکن جب ایک زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر گذر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ محمدیہ کو سلسلۂ موسویہ سے تشبیہ تام دینے کی خاطر مسیح موعود کو نبی کا نام دے کر مبعوث فرمایا (صـ۸۷ـ)

۲۔ دوسرا رسالہ "ذکر حقیقۃ الوحی وذرائع حصولہ" کے نام سے مختصر سا رسالہ ہے جس میں حضور علیہ السلام نے وحی کی حقیقت اور اس کے حصول کے ذرائع بیان فرماتے ہوئے ان صفات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے جو صاحبِ وحی و الہام میں پائی جانی ضروری ہیں۔

۳۔ تیسرا رسالہ "علامات المقربین" بھی دراصل دوسرے عربی رسالہ کا تسلسل ہی ہے اس میں حضور علیہ السلام نے مقربین بارگاہ الٰہی کی جملہ صفات کو نہایت فصیح و بلیغ عربی میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ حضور نے اس رسالہ میں بھی مسیح موعود اور ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ پیش فرمایا ہے۔

۲۔ سیرۃ الابدال

عربی زبان میں یہ کتاب دسمبر ۱۹۰۳ء کی تصنیف ہے۔ اور اپنے مضمون میں یہ رسالہ "علامات المقربین" کا ہی تسلسل ہے۔ اس کتاب میں بھی حضور نے مامورین و مصلحین ربانی کی جملہ صفات۔ اخلاق عالیہ اور برکات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو مامورین کی صداقت کے ابدی معیار ہیں اور یہ تمام امور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ذات پاک میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں۔

"سیرۃ الابدال" عربی زبان کا ایک بے نظیر شاہکار ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت اور محاسن لفظی و معنوی میں بے مثل ہے۔

۳۔ اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب

یہ حضور علیہ السلام کا ایک لیکچر ہے جو ۳؍ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ یہ "لیکچر لاہور" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس لیکچر میں حضور نے اسلام۔ ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں گناہ کی کثرت کا اصل سبب معرفتِ الٰہیہ کی کمی ہے۔ اس کا علاج نہ عیسائیوں کے کفارہ سے ممکن ہے نہ وید کی بیان کردہ تعلیمات سے۔ اور معرفت کاملہ جو حقیقتاً خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے ہی حاصل ہونی ممکن ہے اور اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ کیونکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے نزدیک وحی والہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

مذہب کے دو حصے ہوتے ہیں۔ عقائد اور اعمال ۔ عقائد میں سے بنیادی عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عقیدہ ہے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ پیش فرما کر عیسائیت کی پیش کردہ تثلیث اور ویدوں کے عقیدہ روح و مادہ کے ازلی اور غیر مخلوق ہونے کی تردید فرمائی ہے ۔

اعمال کے متعلق قرآن کریم کی آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کو جامع قرار دیتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقوق العباد کے تین مراتب بیان فرمائے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ تعلیم دوسرے مذاہب میں نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام نے مثال کے طور پر اسلام اور عیسائیت کی عفو و انتقام کے متعلق تعلیمات کا باہمی موازنہ فرما کر انجیلی تعلیمات کا غیر معقول ہونا ثابت فرمایا ہے اور آریوں کے عقیدہ تناسخ اور عیسائیوں کے عقیدہ جہنم کے دائمی ہونے کا ردّ فرما کر حضورؑ نے اسلامی تعلیمات کی برتری اور اسلام کے محاسن کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش فرمایا ہے ۔

آخر میں حضورؑ نے اپنے دعویٰ اور دلائل اور اپنی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو پوری ہو گئیں ۔

۴ ۔ اسلام

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لیکچر ہے جو ۲ ؍نومبر ۱۹۰۴ء کو سیالکوٹ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک کثیر مجمع میں پڑھا گیا ۔ یہ "لیکچر سیالکوٹ" کے نام سے موسوم ہے ۔

اس لیکچر میں حضور علیہ السلام نے اسلام اور دوسرے مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت اور زندگی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام مذاہب ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تھے ۔ لیکن اسلام کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ نے باقی تمام مذاہب کی نگہداشت چھوڑ دی ہے ۔ جبکہ اسلام میں مجددین و مصلحین کا سلسلہ

برابر جاری ہے ۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی میں بھی دینِ اسلام کی تجدید کے لئے ایک مامور کو مبعوث فرمایا ہے ۔

حضور علیہ السلام نے اس لیکچر میں پہلی مرتبہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہونے کا دعوے پیش فرمایا ہے ۔ اور راجہ کرشن کا ذکر ان الفاظ میں حضورؑ فرماتے ہیں ۔

" راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا ۔ جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا ۔ " (صـ ۲۲۸)

پھر آپ نے بحیثیت کرشن آریہ صاحبان کو ان کی چند بنیادی غلطیوں کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ جن میں سے سب سے پہلی یہ ہے کہ وہ ارواح اور مادہ کے ذرات کو ازلی اور غیر مخلوق مانتے ہیں ۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ ایسا ماننے سے خدا تعالیٰ کے وجود کی کوئی عقلی دلیل ہاتھ میں نہیں رہتی ۔ کیونکہ اگر رُوح و مادہ غیر مخلوق ہیں تو ان کا باہم اتصال و انفصال بھی خود بخود ممکن ہے پھر کسی خدا کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے ۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ آریوں نے نجات کو عارضی اور تناسخ کو دائمی قرار دیا ہے ۔ یہ امور خدا تعالیٰ کی صفات قدرت ۔ رحم و عدل کے سراسر خلاف ہیں ۔

آخر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعاوی کی صداقت کے چند دلائل بیان فرمائے ہیں جن میں سب سے پہلے وہ علامات ذکر فرمائی ہیں جو قرآن کریم اور احادیث میں مسیح موعود کے ظہور کے لئے مقدر تھیں ۔ اور پھر اپنے الہامات اور پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو انتہائی مخالف حالات میں دنیا کے سامنے پیش کی گئیں اور آج وہ سب پوری ہو گئی ہیں ۔

اس تقریر کے آخر میں حضورؑ لکھتے ہیں :۔

" ہم جنابِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں کہ اس تقریر کو بہتوں کے لئے موجب ہدایت کرے ۔ " (صـ ۲۴۶)

۵ - لیکچر لدھیانہ

یہ لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۴ر نومبر ۱۹۰۵ء کو لدھیانہ میں دیا - یہ لدھیانہ وہی شہر ہے جہاں سب سے پہلے حضورؑ کے خلاف فتوئے کفر جاری کیا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام نے اس امر کو اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا ہے کہ علماء نے مل کر اس سلسلہ کو مٹانے کی کوششیں کیں مگر ان کی کوششوں کا نتیجہ اُلٹ نکلا اور اللہ تعالیٰ کے الہامات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سلسلہ کے ساتھ ہی رہی - حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مَیں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں - اور مَیں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے - اور تکفیر و تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا۔ ....

ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائے گی اور اس سلسلہ کا نام و نشان مٹ جائے گا - چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا - ....

مگر مَیں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں - اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا ۔" (ص ۲۴۹)

اس کے بعد حضورؑ تحدّی سے فرماتے ہیں :-

"مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کے کسی مفتری کی نظیر دو جس نے ۲۵ برس پیشتر اپنی گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں - اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جائے گا۔"

(صفحہ ۲۵۵ جلد ہذا)

اس لیکچر میں مخاطب اکثر مسلمان تھے اس لیے حضور علیہ السلام نے اپنا اور اپنی جماعت کا اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان لانے کا اقرار فرمایا ہے اور تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو کتاب و سنت ۔ اجماع اور قیاس سے ثابت فرمایا ہے۔

آخر میں حضور علیہ السلام نے اہل اسلام کو اسلام کے تابناک مستقبل کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا ہے :-

"اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لے کر میں آیا ہوں ۔ .... میں بڑے زور اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے ۔"

(صفحہ ۲۹۰ جلد ہذا)

۶ - الوصیّۃ

یہ دسمبر ۱۹۰۵ء کی تصنیف ہے ۔ اس رسالہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام الہامات درج فرمائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات قریب ہے ۔ نبی کی وفات سے اس کی قوم میں جو زلزلہ پیدا ہوتا ہے اُس کے متعلق حضورؑ نے جماعت کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ وہ دوؔ قدرتیں دکھلاتا ہے ۔

۱۔ پہلی قدرت نبی کا وجود ہوتا ہے (۲) اور نبی کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے ۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا ۔ جنہوں نے اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا ۔ گویا حضور علیہ السلام نے جہاں اپنی وفات کی خبر دی ۔ وہاں ساتھ ہی خلافت کے ایک دائمی سلسلہ کی اپنی جماعت میں جاری ہونے کی بشارت بھی دی ۔ حضورؑ نے نہایت واضح الفاظ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال دینے کے بعد فرمایا :-

" وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں ۔

لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے
بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ۔"

(صفحہ ۳۰۵ جلد ہٰذا)

۴ ۔ اس رسالہ میں حضور علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے ماتحت اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کے مقاصد کے لئے ایک دائمی اور مستقل اور روز افزوں نظام کے قیام کا اعلان فرمایا ہے جو نظام الوصیت کے نام سے مشہور ہے ۔ اور یہی آئندہ دنیا کے مختلف اقتصادی نظاموں میں "نظام نو" ثابت ہوگا ۔ جس کی رُو سے اشاعتِ اسلام کی خاطر ہر وصیت کرنے والے کو اپنی آمد اور جائیداد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ سلسلہ کو دینا ہوگا ۔ (صفحہ ۳۱۹)

وصیت کنندہ کا ذاتی طور پر متقی ۔ محرمات سے پرہیز کرنا اور شرک و بدعت سے مجتنب اور سچا اور صاف ہونا بھی شرط ہے ۔ حضور علیہ السلام نے الٰہی منشار کے تحت ایسے وصیت کرنے والوں کے لئے ایک مقبرہ تجویز فرمایا ۔ اور فرمایا :—

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اِس میں برکت دے اور اِسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے ۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا ۔ آمین یا رب العالمین ۔"

(صفحہ ۳۰۶ جلد ہٰذا)

الوصیّۃ کے رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے ۔ جس میں وصیت اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے تفصیلی قواعد خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے درج ہیں ۔

اور آخر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اجلاس اوّل منعقدہ ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کی روئیداد بھی درج ہے جو نظام الوصیت کے متعلق ہی ہے ۔

۷۔ چشمۂ مسیحی

یہ کتاب مارچ ۱۹۰۶ء کی تصنیف ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بانس بریلی کے ایک مسلمان کی ترغیب پر عیسائیوں کی مشہور کتاب "ینابیع الاسلام" کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ینابیع الاسلام کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم میں کوئی نئی تعلیم نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) گذشتہ انبیاء کی کتب مقدسہ سے سرقہ کرکے قرآن شریف کو مرتب کیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے جواباً اس میں یہودی علماء کے حوالوں سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ انجیل لفظاً بلفظٍ طالمود سے نقل ہے۔ ایک ہندو نے یہ ثابت کیا ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے۔ اور خود یورپ کے عیسائی محققین نے لکھا ہے کہ انجیل کی بہت سی عبارتیں اور تمثیلیں یوز آسف کے صحیفہ سے ملتی ہیں۔ تو کیا اب مسیح کی تعلیمات کو بھی مسروقہ ہی قرار دے دیا جائے۔ حضور علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا اگر کوئی حصہ قدیم نوشتوں سے ملتا ہے تو یہ وحیٔ الٰہی میں توارد ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو محض اُمّی تھے اور عربی بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ چہ جائیکہ یونانی یا عبرانی۔

قرآن کریم ایک زندہ معجزہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس میں جو گذشتہ خبریں اور قصّے ہیں وہ بھی اپنے اندر پیشگوئیوں کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور پھر اس کی فصاحت و بلاغت بھی ایسا معجزہ ہے کہ آج تک کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکا۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے موجودہ عیسائیت کے عقائد تثلیث۔ الوہیت مسیحؑ اور کفارہ وغیرہ کا ردّ پیش کیا ہے۔ اور اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات دربارہ عفو و انتقام کا موازنہ پیش فرمایا ہے۔

چشمۂ مسیحی کے خاتمہ کے طور پر ایک رسالہ نجاتِ حقیقی کے نام سے شامل ہے جس میں حضور علیہ السلام نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک نجات کے معنے یہ ہیں کہ انسان گناہ کے مؤاخذہ سے رہائی پا جائے۔ یہ محدود اور منفی معنے ہیں۔ دراصل نجات

اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور معرفت اور تعلق سے حاصل ہوتی ہے۔ معرفت کی بنیاد اس امر پر ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا صحیح علم ہو۔ عیسائیت کے عقائد تثلیث اور الوہیت مسیح معرفت حقیقی کے خلاف ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ثابت فرمایا ہے کہ عیسائیت کے موجودہ عقائد کا خدا کے نبی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں یہ سب پولوس کی ذہنی تخلیق ہیں۔

۸۔ تجلّیاتِ الٰہیہ

حضور علیہ السلام کا یہ رسالہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تصنیف ہے۔ لیکن پہلی بار ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا۔ اس میں حضور کے الہام " چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار " کے مطابق آئندہ پانچ دہشتناک زلازل کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس رسالہ میں حضورؑ نے قہری نشانات کے نازل ہونے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔

۹۔ قادیان کے آریہ اور ہم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کتاب جنوری ۱۹۰۷ء میں تحریر فرمائی اس کتاب کے تحریر فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ حضورؑ نے دسمبر ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ بیان فرمایا تھا کہ قادیان کے تمام ہندو خاص طور پر لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل میرے بیسیوں نشانات کے گواہ ہیں۔ اور بہت ساری پیشگوئیاں جو آج سے پینتیس[۳۵] برس پہلے ان کے سامنے کی گئی تھیں آج پوری ہوئی ہیں۔

قادیان کے آریوں کی طرف سے ایک اخبار "شبھ چنتک" نکلا کرتا تھا اس میں ہمیشہ ہی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت ناشائستہ زبان استعمال کی جاتی تھی۔ اس اخبار میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کی طرف منسوب کر کے ایک اعلان شائع کیا گیا کہ ہم مرزا صاحب کے کسی بھی نشان کے گواہ نہیں ہیں۔

حضور علیہ السلام نے اس رسالہ میں اپنے بہت سے ایسے نشانات کی تفصیل بیان فرمائی ہے

جن کا تعلق مذکورہ دونوں آریہ صاحبان سے ذاتی طور پر تھا یا کم از کم وہ ان کے عینی گواہ تھے۔
حضور علیہ السلام نے یہ نشانات پیش فرما کر لکھا:-

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے۔ اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے۔ آمین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔
ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہیئے کہ میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔" (ص ۴۴۲ جلد ہذا)

ایسا ہی مطالبہ حضور علیہ السلام نے لالہ ملاوامل سے بھی فرمایا ہے۔ (ص ۴۴۳)
آخر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریوں کے پرمیشر اور اس کی صفات کے متعلق عقائد پر جرح فرمائی ہے اور سب سے آخر میں اسلام کی صداقت اور آریہ مذہب کی حقیقی تصویر کو ایک نظم میں پیش فرمایا ہے۔

انڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس روحانی خزائن جلد ۲۰

(مرتبہ سید عبد الحی صاحب شاہد۔ ایم۔ اے)

آ

آتمارام

گورداسپور میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ اُس کی عدالت میں کرم دین نے حضور علیہ السلام کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ آتمارام نے بڑی سختی سے حضورؑ کے خلاف فیصلہ دیدیا۔ اور حضور پر سات سو روپے جرمانہ کیا۔ مگر پیشگوئی کے مطابق ڈویژنل جج نے اس فیصلہ کو منسوخ کرکے حضور علیہ السلام کو بری کردیا اور کرم دین پر جرمانہ کردیا۔ اور لکھا کہ کذّاب اور لئیم کے الفاظ سے کرم دین کی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی۔ وہ تو ان سے بھی زیادہ سخت الفاظ کا مستحق ہے۔ ص ۴۲۰-۴۲۱

(ڈپٹی عبداللہ) آتھم

۱۔ آتھم کی پیشگوئی کی تفصیل ص ۱۹۷

۲۔ عبداللہ آتھم کے پندرہ ماہ میں مرنے کی پیشگوئی کی حقیقت۔ ص ۲۴۲

۳۔ آتھم کے پندرہ ماہ میں مرنے کی پیشگوئی اسکی قوم کے ساتھ مشروط تھی۔ ص ۴۲

۴۔ آتھم کی پیشگوئی کا ماحصل یہ تھا کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے گا۔ سو مدت ہوئی آتھم مرگیا۔ ص ۴۲

۵۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم سے متعلق پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس نے رجوع اور توبہ سے فائدہ اٹھایا۔ اس کے خوفزدہ ہونے کے واقعات۔ ص ۴۰۵

۶۔ آتھم میرے آخری اشتہار کے چند ماہ بعد مرگیا ص ۴۰۶

۷۔ اس کے پندرہ ماہ میں نہ مرنے کی وجہ اس کا حق کی طرف رجوع تھا۔ ص ۴۳۰ حاشیہ

آدمؑ

۱۔ سات ہزار سال دنیا کی عمر اس آدم کے زمانہ سے ہے جس کی ہم اولاد ہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کون تھے اور کس قسم کے تھے ص ۱۸۴

۲۔ ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے (سات سات ہزار سال کے) کتنے دَور گذر چکے ہیں اور کتنے آدم آچکے ہیں۔ ص ۱۸۴

آیت جمع آیات

قرآن کریم کی آیات جو اس جلد میں مذکور ہیں -

۱ - الٓمّٓ ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنّا وھم لا یفتنون ۔ صـ ۳۲۷

۲ - اُذِنَ للذین یقاتلون بانّھم ظلموا ۔ صـ ۲۴۷

۳ - ادفع بالّتی ھی احسن فاذا الّذی بینک وبینہ عداوۃ کانّہ ولیٌّ حمیمٌ صـ ۱۵۶

۴ - الستُ بربّکم قالوا بلٰی صـ ۳۶۴

۵ - الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیّبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کلّ حین باذن ربّھا ۔ صـ ۲۹۵

۶ - الم یجدک یتیماً فاوٰی صـ ۹ حاشیہ

۷ - الّا ما شاء ربّک ان ربّک فعّال لما یرید صـ ۱۷۰ و صـ ۳۶۸

۸ - الھٰکم التکاثر حتّی ..... ثم لتسئلن یومئذٍ عن النعیم ۔ صـ ۱۵۷

۹ - ان مّن قریۃ الّا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذّبوھا عذاباً شدیداً صـ ۲۴۰

۱۰ - ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم صـ ۲۴۶ و صـ ۲۴۸

۱۱ - انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً صـ ۱۲ و صـ ۳۰ و صـ ۲۱۳

۱۲ - انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالاً و سعیرًا ... ان الابرار یشربون من کاس ... ... سلسبیلا ۔ صـ ۱۵۸

۱۳ - انا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہ لحافظون صـ ۱۲ و صـ ۱۸۴ و صـ ۲۸۰

۱۴ - ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینھٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی ۔ صـ ۱۵۵ و صـ ۲۸۲

۱۵ - ان اللہ لا یخلف المیعاد ۔ صـ ۴۴

۱۶ - ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتّی یغیّروا ما بانفسھم ۔ صـ ۲۹۵

۱۷ - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزّل علیھم الملٰئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنّۃ الّتی کنتم توعدون صـ ۱۶۱

۱۸ - انّک میّتٌ صـ ۲۲

۱۹ - انّ یومًا عند ربّک کالف سنۃ ممّا تعدّون صـ ۱۸۴ و صـ ۲۱۰

۲۰ - انّہ من یأت ربّہ مجرمًا فانّ لہ جھنّم لا یموت فیھا ولا یحیٰی ۔ صـ ۶۰ و صـ ۳۶۶

۲۱ - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم صـ ۱۹۱ و صـ ۲۲۶ و صـ ۲۸۶ و صـ ۳۱۲ و صـ ۳۵۴ و صـ ۳۶۵ و صـ ۳۸۰ و صـ ۳۸۴

ولکن ینالہ التقوی منکم - ص ۱۵۲

۴۹ - ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ص ۳۸۸

۵۰ - ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل ص ۲۳ و ص ۲۴۶

۵۱ - من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ
اعمی ص ۱۵۳

۵۲ - من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً
صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً
ص ۱۵۴

۵۳ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ص ۱۹۰

۵۴ - ھذا ذکر وان للمتقین لحسن ماٰب
جنت عدن مفتحۃ لھم الابواب
(سورۃ ص پارہ ۲۳) ص ۲۱۷

۵۵ - ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون
ص ۳۲۹

۵۶ - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و
دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ص ۱۸۷

۵۷ - واذا سالک عبادی عنی فانی قریب
اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا
لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون - ص ۱۵۹

۵۸ - واما نرینک بعض الذی نعدھم
او نتوفینک - ص ۲۶۶

۵۹ - واوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین ص ۲۹

۶۰ - وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت
لیستخلفنھم فی الارض ...... ومن کفر
بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون - ص ۱۲
و ص ۱۸۷ و ص ۲۱۴ و ص ۳۰۵

۶۱ - وکونوا مع الصادقین ص ۱۵۹

۶۳ - ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتاً بل احیاء ص ۵۷

۶۴ - ولا تیئسوا من روح اللہ انہ لا یأس
من روح اللہ الا القوم الکافرون ص ۲۰۴

۶۵ - ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم
ان یاکل لحم اخیہ میتاً ص ۱۵۶

۶۶ - لا تسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا
خیراً منھم .... ص ۱۵۶

۶۷ - ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ولا تنابزوا
بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان
فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا
قول الزور - ص ۱۵۶

۶۸ - وقولوا قولاً سدیداً ص ۱۵۶

۶۹ - واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ص ۱۵۶

۷۰ - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ص ۱۵۹

۷۱ - ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ص ۲۸۰

اجتہاد

اجماع

احمد

احمد بیگ

۲ احمد بیگ کے متعلق پیشگوئی پوری ہونے کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا۔ اس لئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اس کے داماد کی موت میں تاخیر ڈال دی ص ۴۳۰ حاشیہ

احمد زہیری بدرالدین

اسکندریہ مصر کے ایک بزرگ جنکا خط حضورؑ کو ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ملا۔ حاشیہ ص ۴۲۲

(میاں) احمد نور

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے شاگرد ۸ نومبر ۱۹۰۳ء کو خوست علاقہ کابل سے مع عیال قادیان پہنچے اور شہید مرحوم کے مزید حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائے۔ انہوں نے سنگساری کے چالیس روز بعد چند دوستوں سے ملکر آپ کی نعش مبارک نکالی اور پوشیدہ طور پر جنازہ پڑھ کر انہیں ایک قبرستان میں دفنا دیا۔ ان کا ذکر۔ ص ۱۲۹

اختلاف

کثرت اختلافات کا موجب درحقیقت ایک ہی ہے کہ اکثر انسانوں کے اندر سے قوت روحانیت اور خداترسی کم ہوگئی ہے۔ ص ۱۴۷

اختِ ہارون

حضرت مریم کو قرآن کریم میں اُخت ہارون کہنے کا مطلب اور عیسائیوں کے اعتراض کا جواب ص ۳۵۵

ارباب سرور خان

حضور کو الہاماً بتایا گیا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا۔ یہ خبر لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ کو بتائی گئی۔ چنانچہ اسی دن یہ الہام پورا ہوا۔ بعد میں تحقیق کی گئی تو مردان سے پتہ چلا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔ ص ۴۳۹ - ۴۴۰

ارتداد

اس ملک ہندوستان میں ۲۹ لاکھ انسان مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ اس کا سبب یہی تھا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بے جا اور مبالغہ آمیز امیدیں رکھکر اور ان کو ہر ایک صفت میں خصوصیت دے کر قریب قریب عیسائیوں کے پہنچ گئے ص ۲۵

ارک (قلعہ)

وہ قلعہ جس میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کابلؓ چار ماہ قید رہے۔ امیر کابل کی رہائش بھی اسی میں تھی۔ ص ۵۶

استغفار

۱۔ استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہو اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آئے اور مستور رہے ص ۳۷۹

کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی موتِ مسیح کا حربہ ہے۔ اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی۔ ص ۲۶۵

۱۲۔ اسلام کے غلبہ کی خبر

میں بڑے زور اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹادے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے وہ فعال لما یرید ہے۔ ص ۲۹۰

۱۳۔ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے ص ۲۹۰

۱۴۔ "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر ص ۱۴۷ تا ۱۷۴

۱۵ یہ لیکچر ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں ہر مذہب و ہر طبقہ کے مجمع کثیر میں پڑھا گیا۔ اخبار عام وغیرہ کی اطلاع کے مطابق حاضری دس بارہ ہزار سے بڑھ کر تھی۔ حاشیہ ص ۱۴۷

اضافت

اضافت کی اقسام۔ (۱) اضافت یا تو ملک کی ہوتی ہے جیسے غلامُ زیدٍ (زید کا غلام) (۲) یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسے زید کا بیٹا۔ ص ۳۶۳

افتراء

۱۔ افترا کرنے والا جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور ۲۳ برس کی مہلت نہیں پاتا۔ اور اسے نصرت اور غلبہ نہیں عطا ہوتا۔ ص ۶۴-۶۵

۲۔ مفتری کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ص ۹۴

۳۔ مفتری کو اتنی مہلت نہیں دی جاتی جو وہ آنحضرت صلعم کے زمانہ ۲۳ سال سے بڑھ جائے میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے بھی بڑھ گیا ہے اور مفتری کو وہ نصرت اور تائید آسمانی نہیں ملتی جو مجھے ملی ہے۔ ص ۲۹۳

۴۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے ہیں دیکھکر مجھے کذّاب اور مفتری سمجھتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو۔ ص ۲۷۵

افغان

افغان اور کشمیری یہود میں سے ہیں۔ ص ۲۶

اقنوم (اقانیم)

تین مستقل اور کامل اقنوم قرار دینا جو سب جلال اور قوت میں برابر ہیں اور پھر ان تینوں کی ترکیب سے ایک کامل خدا بنانا۔ یہ ایک ایسی منطق ہے جو دنیا میں مسیحیوں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ ص ۲۳۶، ص ۲۳۷

اکسیر احمر

ایسے لوگ (جیسے صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ) اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں۔ اور زن و فرزند کی کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ ص ۶۰

اللہ تعالیٰ

۱ - اللہ تعالیٰ کی صفات - وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدء ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا ص ۱۵۲ و ص ۱۵۳

۲ - اللہ تعالیٰ کی صفات - ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵

۳ - اللہ اور اس کی صفات کا ذکر ص ۳۰۹ و ص ۳۱۰

۴ - اللہ تعالیٰ کی صفات میں اسلام، عیسائیت اور ہندو مذہب کا موازنہ ص ۳۸۶

۵ - حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے۔ ص ۳۷۰

۶ - اللہ تعالیٰ کی رحمت - سبقت رحمتہ غضبہ دمن جاء بقلب سلیم - اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے ص ۹۵

۷ - اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دو قسم کی ہیں

۱ - ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسے چاند، سورج وغیرہ۔

۲ - دوسری وہ رحمت ہے، جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے ص ۱۵۳

۸ - اللہ تعالیٰ اگر قادر مطلق ہے تو وہ روحوں کو کیوں ابدی نجات نہیں دے سکتا۔ ص ۲۳۰

۹ - لاکھوں انسان دنیا میں ایسے (عیسیٰ بن مریم جیسے) گذر چکے ہیں اور آئندہ بھی ہونگے - خدا کسی کے برگزیدہ کرنے سے کبھی نہیں تھکا اور نہ تھکے گا ص ۲۹

۱۰ - خدا تعالیٰ کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں ص ۳۴۶

۱۱ - خدا تعالیٰ کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے۔ ص ۳۴۷

۱۲ - اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے۔ ص ۲۶۵

۱۳ - اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہو گا۔ اور وہ یہی موت مسیح کا حربہ ہے۔ ص ۲۶۵

۱۴ - اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت - اُس کی عادت میں داخل ہے کہ وہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا عام قانون قدرت میں داخل ہے۔ ص ۴۳۷

۱۵ - عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور

الزامی جواب

الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو اس جلد میں مذکور ہیں

٦ - انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً ص ۳۱۵

٧ - انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم
.... وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ص ۳۱۷ حاشیہ

٨ - انزل فیھا کل رحمۃ ص ۳۱۸

٩ - ثم یغاث الناس ویعصرون ص ۳۹۹

١٠ - زلزلۃ الساعۃ - ص ۳۱۴

١١ - سلامٌ قولاً من ربّ رحیم - ص ۷۵

١٢ - عفت الدیار محلھا ومقامھا ص ۴۰۲

١٣ - قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک
رحمۃ منا وکان امرًا مقضیًا ص ۳۱۵

١٤ - قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک
ص ۳۹۸

١٥ - قتل خیبۃً وزید ھیبۃً حضرت صاحبزادہ
صاحب کے متعلق انکی زندگی میں الہام (البدر
۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء) ص ۷۵ حاشیہ

١٦ - قرب اجلک المقدر ....
انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین - ص ۳۰۱

١٧ - قلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا ص ۴۴۳

١٨ - لا تحزن انک انت الاعلیٰ ص ۴۳۶

١٩ - لک نری اٰیات ونھدم ما یعمرون
ص ۳۱۴

٢٠ - والسماء والطارق ص ۴۲۳

٢١ - وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ
(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰ و ۵۱۱) ص ۶۹

٢٢ - ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس
ص ۲۴۲

٢٣ - یا احمد جعلت مرسلًا ص ۴۵

٢٤ - یا احمدی انت مرادی ....
وعسیٰ ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم و
عسیٰ ان تحبوا شیئًا وھو شرّ لکم واللہ
یعلم وانتم لا تعلمون ص ۱۸۹ - ۱۹۰

٢٥ - یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من
کل فج عمیق - لا تصعّر لخلق اللہ ولا
تسئم من الناس - ربّ لا تذرنی فردًا
وانت خیر الوارثین ص ۲۴۲ و ص ۲۵۲

٢٦ - یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ
یا مریم نفخت فیک من روح الصدق -
یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ -
ص ۱۸۶

٢٧ - یا شمس یا قمر انت منّی وانا منک -
ص ۳۷۹ و ص ۳۹۷

٢٨ - یاتی علی جہنم زمان لیس فیھا احد ص ۳۹۹

٢٩ - اے عمی بازی خویش کردی ومرا افسوس بسیار دادی - ص ۴۴۰

٣٠ - چوں دور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند
ص ۳۹۶

الوہیتِ مسیح

امتِ محمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آیا۔
دوسرا وہ زمانہ جو دجالی فتنہ کا زمانہ ہے جو
مسیح موعود کے عہد میں آنے والا تھا۔ ص ۱۸۷

۲۔ یہ آیت (اھدنا الصراط المستقیم) اس امت
کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں
گذشتہ امتیں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ تمام
انبیاء کے متفرق کمالات تھے۔ اب اس امت
کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات
کو مجھ سے طلب کرو۔ ص ۳۸۰

۳۔ یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔
جب کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا
مثیل کوئی نہیں آسکتا۔ ص ۳۸۱ حاشیہ

۴۔ اسرائیلی نبی کا امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے آنا
اس امت کی ذلت ہے۔ ص ۱۷

۵۔ قرآن شریف نے سورۃ نور میں لفظ منکم کے
ساتھ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے تمام خلیفے اسی
امت میں سے پیدا ہوں گے۔ ص ۳۹، ۴۰

۶۔ سورۃ تحریم میں اس امت کے بعض افراد کا
نام عیسیٰ اور ابن مریم رکھ دیا گیا ہے۔ ص ۲۱

۷۔ بعض افراد امت کو مریم سے شباہت دی۔ ص ۲۱

۸۔ سورۃ تحریم میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس امت
کا کوئی فرد اول اپنے خدا داد تقویٰ کی وجہ سے
مریم بنے گا پھر عیسیٰ ہو جائیگا۔ ص ۲۲

۹۔ اس امت کیلئے مخاطبات و مکالمات الٰہیہ کا
دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید اور آنحضرتؐ
کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔ ص ۲۸۶

۱۰۔ دو محلات کی تشبیہ (امت محمدیہ و امت موسویہ) ص ۱۷

۱۱۔ امت محمدیہ کے یہ لوگ یہودی اس لئے کہلائیں گے
کہ خدا کے مامور کو جو ان کی اصلاح کیلئے آئے گا
بنظر تحقیر و انکار دیکھیں گے اور اس کی تکذیب
کریں گے اور اس کو قتل کرنا چاہیں گے اور اپنے
قوائے غضبیہ کو اس کی مخالفت میں بھڑکائیں گے
ص ۱۵، ۱۶

۱۲۔ اس امت کے علماء اپنی شرارتوں اور تکذیب
مسیح وقت کی وجہ سے یہودیوں کا جامہ پہن
لیں گے۔ ص ۱۵

۱۳۔ جن بدیوں کے یہود مرتکب ہوئے تھے (یعنی
انکے علماء) اس امت کے علماء بھی تمام انہی
بدیوں کے مرتکب ہونگے ص ۱۳

۱۴۔ کسی زمانہ میں اکثر علماء اس امت کے یہودی
بن جائیں گے (یعنی یہود خصلت) ان کو درست
کرنے کے لئے عیسیٰ باہر سے نہیں آئے گا ص ۱۴

۱۵۔ الٰہی قانون یہی ہے کہ ہر ایک امت کے لئے
سات ہزار برس کا دور ہوتا ہے۔
ص ۱۸۵

اُمتی

اُمتی کے معنے ہیں کہ "ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا نہ براہ راست"
ص ۴۰۱ حاشیہ

امرتسر

۱ - زمانہ قبل از دعویٰ میں حضورؑ امرتسر تشریف لے جاتے رہے اور والد اہل اور شریعت ساتھ ہوتے۔ ص ۴۲۴

۲ - امرتسر میں الہام "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" والی انگوٹھی بنائی گئی۔ ص ۴۲۴

اُمّی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمّی تھے۔ آپ عربی بھی نہیں پڑھ سکتے تھے چہ جائیکہ یونانی یا عبرانی۔ ص ۳۴۲

انجمن

۱ - (وصیت کے اموال کی) آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی - اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے ص ۳۱۹

۲ - انجمن کے ممبران کے اوصاف ضروریہ ص ۳۲۵

۳ - انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اسلئے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلّی پاک رہنا ہوگا۔ ص ۳۲۵

۴ - انجمن کا مقام ہمیشہ قادیان رہے۔ ص ۳۲۶

انجیل

۱ - انجیل طالمود۔ بادھ کی اخلاقی تعلیم مجمعہ لوذ آ[illegible] کا سرقہ ثابت ہوتی ہے۔ ص ۳۳۹ و ص ۳۴۰

۲ - انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں جو بلفظہٖ پہلی کتابوں میں موجود نہیں۔ ص ۳۵۷

۳ - انجیلیں بیہودگیوں کا مجموعہ میں اور اس کی تفصیل ص ۳۴۸

۴ - چار مروّجہ اناجیل کے علاوہ دو درجن کی اناجیل بھی دنیا میں موجود ہیں۔ پادریوں نے یہ سب ایک جلد میں شاہ ایڈورڈ کو اس کی تخت نشینی کے موقعہ پر پیش کی تھیں۔ ص ۳۴۱

۵ - مبالغہ کرنا انجیل نویسوں کی عادت میں داخل تھا۔ ص ۱۶۴

انسان

۱ - گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے عظیم الشان مقصود ہے ص ۱۴۹

۲ - انسان دراصل تعبّد ابدی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا اس کا وجود ضروری ہے۔ ص ۳۹۶

انگریز

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کیلئے ایک جرأت دی ص ۲۷۲

انگوٹھی

یہ نے اس الہام کو یعنی "الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ" کو مہر میں کھدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مہر کے کھدوانے کے لئے امرتسر میں بھیجا۔ اور محض اس لئے بھیجا تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جائیں۔ چنانچہ وہ امرتسر گیا۔ اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دے کر مہر بنوا لایا۔ ص۴۴۲ و ص۴۴۴

اہلحدیث

اہلحدیث موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن مسیح علیہ السلام کو زندہ مان کر اسے خدا کا شریک قرار دیتے ہیں۔ حاشیہ ص۳۸۷

آواگون

اگر خدا روحوں کا خالق نہیں تو اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ روحوں کو تناسخ کے چکر میں ڈالے۔ یہ بات اس کے رحم کے بھی خلاف ہے کہ محدود گناہوں کے بدلے وہ ابدی سزا دے ص۳۶۸

نیز دیکھو زیر "تناسخ"

اونٹ

قرآن کریم اور احادیث میں ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ ص۲۵

آدمی

کے معنے ہیں کسی شخص کو کسی قدر مطلب

یا ابتلاء کے بعد پناہ میں لیا جائے۔ اور کثرت مصائب اور تلف ہونے سے بچایا جائے ص۹ حاشیہ

ایڈورڈ

شاہ ایڈورڈ کو اس کی تخت نشینی کے موقعہ پر پادریوں نے چار مروّجہ اناجیل کے ساتھ چھپن دوسری اناجیل ایک جلد میں پیش کی تھیں۔ ص۳۴۱

الیاس

۱۔ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ سچا مسیح جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ضرور ہے کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آئے۔ ص۱۸—۱۹

۲۔ یہود اب تک مانتے ہیں کہ الیاس دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ ص۲۹۸

ب

باپ

جس طرح جسمانی سلسلہ میں جسمانی باپ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے ایسا ہی روحانی سلسلہ میں روحانی باپ بھی ہیں جن سے روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ ص۲۲۷

بائبل

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے۔ ص۲۹۷

۲۔ بائبل میں اکثر اکابر نے تحریف معنوی مراد لی ہے

بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ ص ۲۹۷

بچہ

نابالغ بچے بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہونگے کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ ص ۳۲۴

بدظنی

بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس وخاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ ص ۳۱۷ حاشیہ

براہین احمدیہ

۱۔ براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جسے دوست دشمن سب نے پڑھا..... عیسائیوں ہندوؤں نے اسے پڑھا۔ ص ۲۵۳

۲۔ جسکا ریویو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے..... اس کا نسخہ مکہ۔ مدینہ۔ بخارا تک پہنچا۔ ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں برہموؤں نے اسے پڑھا۔ اور وہ کوئی گمنام کتاب نہیں۔ بلکہ وہ شہرت یافتہ کتاب ہے۔ کوئی پڑھا لکھا آدمی جو مذہبی مذاق رکھتا ہو اس سے بے خبر نہیں ہے۔ ص ۲۵۵

برنباس

۱۔ انجیل برنباس میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئی ہے۔ صرف اسی لئے اسے عیسائی جعلی قرار دیتے ہیں۔ ص ۳۴۱

۲۔ پادری سیل نے لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اس انجیل کو پڑھ کر مسلمان ہوگیا تھا۔ ص ۳۴۱

بشمبرداس

یہ لالہ شرمپت کا بھائی تھا اور ایک فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہوکر قید ہوگیا تھا۔ اس کی درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے لئے دعا کی۔ اور فرمایا کہ مجھے خدا نے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مثل واپس آئے گی اور بشمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی۔ مگر بری نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ ص ۴۳۵

بقا

۱۔ دو محبتوں (خدا تعالیٰ اور انسان کی محبت) کے ملنے سے فنا کی صورت پیدا ہوکر بقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ ص ۳۶۵

۲۔ فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ ص ۳۶۵

بکری

خدا کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بے گناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ بکری میں دو ہنر ہیں۔ وہ دودھ بھی دیتی ہے اور اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ ص ۴۲

بلعم باعور

بلعم نے تکبر اور غرور سے یہ خیال کیا کہ کیا موسیٰ مجھ سے بہتر ہے۔ اور اندھا بلعم اس تعلق سے بے خبر رہا جو موسیٰ کو خدا کے ساتھ تھا ص۷۱

بنی آدم

بنی آدم کی عمر کا اندازہ سات ہزار برس مقرر ہے ص۱۸۵

بہشت

۱۔ درحقیقت وہی (اللہ تعالیٰ) بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا ص۳۵۲

۲۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے گناہ کو چھوڑنے والے کو دو بہشت عطا ہونگے اوّل اسی دنیا میں بہشتی زندگی اس کو عطا کی جاوے گی۔ اور ایک پاک تبدیلی اس میں پیدا ہوگی اور خدا اس کا متولی اور متکفل ہوگا۔ دوسرے مرنے کے بعد اس کو جاودانی بہشت عطا کیا جائے گا۔ ص۱۵۸

بہشتی زندگی

گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا...... اسی کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کرتے ہیں ص۱۴۹

بہشتی مقبرہ

۱۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ ص۳۱۶

۲۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں ص۳۲۱

۳۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو (جو ذاتی زمین حضورؑ نے مقبرہ کیلئے تجویز فرمائی) بہشتی مقبرہ بنائے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین ص۳۱۶

۴۔ پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے ہو چکے۔ ص۳۱۶

۵۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے

میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔

..... ص۳۱۷

۶ - نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزِلَ فیھا کل رحمۃ۔

ص۳۱۸

۷ - ایک اہم سوال کا جواب

یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔

ص۳۲۱ حاشیہ

۸ - دفن ہونے کے تین شرائط

۱ - قبرستان کو خوشنما کرنے اور دیگر مصارف کے لئے چندہ دے۔ ص۳۱۸

۲ - وصیت کرے کہ اس کی موت کے بعد اس کے ترکہ کا دسواں حصہ کم از کم حسب ہدایت سلسلہ اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ ص۳۱۹

۳ - دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو - اور کوئی شرک و بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ ص۳۲۰

۹ - ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔ ص۳۲۰، ص۳۲۶

۱۰ - نابالغ بچے اس میں دفن نہیں ہونگے کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ ص۳۲۴

بیعت

۱ - حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت کی رفتار

کوئی مہینہ نہیں گذرتا جس میں دو ہزار چار ہزار اور بعض اوقات پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں۔ ص۲۵۸

۲ - اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد بیعت لیں۔

ص۳۰۶

۳ - جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ ص۳۰۶

ب

پاکیزگی

حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے تین باتیں ضروری ہیں

(۱) تدبیر و مجاہدہ - جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے

باہر آنے کی کوشش کرے۔
۲۔ دُعا۔ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں ہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اسکو باہر نکالے۔
۳۔ صحبت کاملین و صالحین۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے
ص ۲۳۴

پردہ

۱۔ یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ بھی۔ تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئیے
ص ۱۷۴

۲۔ حضور علیہ السلام کی آریوں سے اپیل کہ وہ برائے خدا پردہ کو بکلی الوداع نہ کہیں۔ ص ۱۷۳

پرکرتی

یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے کہ رُوحوں اور ذرات عالم (پرکرتی یا پرمانو) کو غیر مخلوق اور انادی سمجھا جائے ص ۲۲۹
نیز دیکھو زیر "پرمانو" (ایٹم)

پرمانو (ایٹم)

آریوں کے نزدیک پرمانو (مادہ کے ذرّات) اور ارواح قدیم انادی اور قائم بالذات ہیں۔ خدا تعالیٰ انکا خالق نہیں۔
ص ۱۶۹

پنجاب

۱۔ پنجاب کے لوگ خاصکر بعض افراد ان کے محبت اور صدق اور اخلاص میں ترقی کرتے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہیں۔ ص ۷۶
۲۔ یہ ملک دوسرے ملکوں سے نسبتاً کچھ نرم دل بھی ہے۔ ص ۷۹
۳۔ (لنگرخانہ کی امداد میں) اِس مد میں پنجاب نے بہت حصّہ لیا ہے۔ ص ۷۹
۴۔ پنجاب پر خزاں کا زمانہ اس وقت زور میں تھا جس وقت اس ملک پر خالصہ قوم حکمران تھی۔ کیونکہ علم نہیں رہا تھا اور ملک میں جہالت بہت پھیل گئی تھی۔ اور دینی کتب ایسی گم ہو گئی تھیں کہ شاید کسی بڑے خاندان میں دستیاب ہو سکتی ہونگی۔ ص ۱۷۵

پنجابی

اردو نظم میں پنجابی کا استعمال

بعض جگہ میں نے پنجابی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہمیں صرف اردو سے کچھ غرض نہیں اصل مطلب امر حق کو دلوں میں ڈالنا ہے۔ شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ ص ۴۵۷

پولوس

۱۔ پولوس حضرت عیسیٰ کی زندگی میں آپ کا جانی دشمن تھا۔ ایسا شخص آپ کی زندگی کا امین کس طرح ہو سکتا ہے ص ۳۷۷
۲۔ اس کے عیسائی ہونے کا موجب بعض نفسانی اغراض

پیشگوئی

پیلاطوس

اُس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہ لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ ص ۲۷۱

۲۔ بگفتن پیلاطوس جو گورنر تھا مع اپنی بیوی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرید تھا اور چاہتا تھا کہ اسے چھوڑ دے مگر جب یہودیوں کے علماء نے جو قیصر روم کی طرف سے بباعث اپنی دنیا داری کے کچھ عزت رکھتے تھے اس کو یہ کہہ کر دھمکایا کہ اگر تو اس شخص کو سزا نہیں دیگا تو ہم قیصر کے حضور تیری شکایت کرینگے۔ تب وہ ڈر گیا کیونکہ بزدل تھا۔ اور ارادت پر قائم نہ رہ سکا۔ ص ۲۸

۳۔ جب مسیح کو پیلاطوس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے کہا۔ میں اس میں کوئی گناہ نہیں پاتا۔ ص ۲۹

۴۔ قیصر روم کو جب خبر ہوئی کہ اس کے گورنر پیلاطوس نے حیلہ جوئی سے مسیح کو صلیب کی سزا سے بچا لیا ہے تو وہ بہت ناراض ہوا۔ ص ۳۲

۵۔ مخبری یہودی مولویوں نے ہی کی تھی کہ پیلاطوس نے قیصر کے باغی کو مفرور کرا دیا ہے ص ۳۲

۶۔ اس مخبری کے بعد پیلاطوس قیصر کے حکم سے جیل خانہ میں ڈالا گیا۔ اور جیل خانہ میں ہی اس کا سر کاٹا گیا۔ اور اس طرح پر پیلاطوس مسیح کی محبت میں شہید ہوا۔ ص ۳۲

ت

تثلیث

۱۔ توریت وانجیل میں تثلیث کی تعلیم موجود نہیں۔ یہ یونانیوں کے عقیدہ سے لی گئی ہے۔ اور پولوس نے محض یونانیوں کو خوش کرنے کیلئے اسے عیسائی عقائد میں شامل کیا۔ ص ۳۴۳-۳۴۴

۲۔ عیسائی مذہب دلائل کی رو سے دن بدن سست ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے محقق تثلیث کے عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جرمن کے بادشاہ نے بھی اس عقیدہ کے ترک کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ ص ۳۲

۳۔ خدا تعالیٰ محض دلائل کے ہتھیار سے عیسائی تثلیث کے عقیدہ کو زمین پر سے نابود کرنا چاہتا ہے۔ ص ۳۲

۴۔ عیسائی مذہب خود بخود پگھلتا جاتا ہے اور قریب ہے کہ جلد تر صفحہ دنیا سے نابود ہو جائے۔ ص ۳۲

۵۔ تثلیث کا رد ص ۳۴۸

تجدید دین

دوسرے دینوں کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد تجدید (بذریعہ مصلحین و مجددین) نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ سب مذہب مر گئے۔ صـ ۲۰۴

تجلیاتِ الٰہیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب حضور علیہ السلام کی زندگی میں شائع نہیں ہوئی۔ بہرحال اس کی تصنیف ۱۹۰۶ء میں ہونی ثابت ہے۔ حضورؑ کی وفات کے بعد جون ۱۹۲۲ء میں اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اجازت سے شائع کیا گیا۔ اس کتاب میں حضور کے آئندہ پانچ زلزلوں کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور عذاب کی فلاسفی اور انذاری پیشگوئیوں کے ٹل جانے کی حکمت بیان فرمائی ہے۔

صـ ۳۹۳ تا ۴۱۶

تحریف

بائبل میں اکثر اکابر نے تحریف معنوی مراد لی ہے۔ بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ صـ ۲۹۷

تعددِ ازدواج

۱۔ وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے مریم سے نکاح کی اطلاع نہیں؛ یوسف کے مریم سے نکاح کے وقت اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ صـ ۲۵۶

تعلیم

۱۔ تعلیم کامل وہ ہوتی ہے جو تمام انسانی قویٰ کی پرورش کرے۔ صـ ۱۹۶

۲۔ کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر شاخ کی پرورش کرتی ہے۔ صـ ۳۴۶

۳۔ عفو اور انتقام کے متعلق قرآنی اور انجیلی تعلیم کا موازنہ صـ ۳۴۵ - ۳۴۷

تقویٰ

۱۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ صـ ۳۰۷

۲۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ صـ ۳۰۷

۳۔ تقویٰ موت کے مترادف ہے۔ صـ ۱۳۰

تکبّر

اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ صـ ۶۳

تلوار

۱۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے۔ اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ صـ ۲۹۴

۲۔ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے وہ نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کرتے ہیں۔ اور اسلام کی ہتک کرتے ہیں۔ صـ ۲۷۳

۳۔ مسیح موعود کی روحانی توجہ تلوار کا کام دکھلائیگی۔ اور قہری نشان آسمان سے نازل ہونگے صـ ۲۹۹ حاشیہ

تناسخ

۱۔ عقیدہ تناسخ کی غیر معقولیت کہ ایک گناہ کے عوض خدا کروڑہا سال تک انسان کو سزا دیئے چلا جاتا ہے۔ ص ۱۷

۲۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ عقیدہ حقیقی پاکیزگی کے برخلاف ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں ہر شخص ایسی عورت سے شادی کرسکتا ہے جو پچھلی جون میں اس کی ماں بہن یا بیٹی ہو ص ۱۲۲

۳۔ تناسخ کے نتیجہ میں انسان کا ایک جون میں حاصل کیا ہوا علم (گیان) اور معرفت دوبارہ پیدائش پر ضائع ہو جاتا ہے۔ ص ۱۲۲

۴۔ تناسخ کے دلائل ص ۲۳۰ تا ص ۲۳۲

۵۔ تناسخ خدا کے رحم اور فضل پر سخت دھبہ لگاتا ہے۔ ص ۲۳۱

توارد

قرآن کریم میں گذشتہ کتب کے مضامین کا شامل ہونا سرقہ نہیں۔ توارد ہے۔ ص ۳۴۲

توبہ

۱۔ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنے اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قوموں کو خبر نہیں۔ یعنی توبہ کہتے ہیں اس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کرکے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کرکے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے۔ ص ۴۴۸

۲۔ ایک انسان کو اسی وقت تائب کہا جاتا ہے جب وہ بکلّی نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہوکر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارہ کرکے آستانۂ حضرت احدیت پر گر جاتا ہے۔ ص ۴۴۸

۳۔ سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان پورے صدق سے حضرۃ احدیت میں ادا کرتا ہے۔ ص ۴۴۷

۴۔ اللہ تعالیٰ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ ص ۱۲۴

توحید

یہود کو توحید کی تعلیم یاد رکھنے کی سخت ہدایت تھی یہ حکم تھا کہ ہر یہودی اس تعلیم کو حفظ کرے اور گھر کی چوکھٹوں پر اس کو لکھ رکھے۔ پھر اس کی یاد دہانی کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی بنی اسرائیل میں آتے رہے۔ ص ۳۷۳

توریت و انجیل

توریت و انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و مبدّل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں کہہ سکتے ص ۴۷

توفی کے معنے

۱ - توفی کے معنے قرآن مجید سے موت ہی ثابت ہے
یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی
آیا ہے ولما نرینک بعض الذی نعدھم
او نتوفینک اور آنحضرت صلعم نے فلما
توفیتنی کہا ہے۔ جس کے معنے موت ہی کا
ہیں۔ اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے
لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے ص۲۶۶

۲ - توفی کا مفہوم قبض روح

قرآن شریف اور تمام حدیثوں میں توفی کا لفظ
قبض روح کے بارہ میں استعمال پاتا ہے -
زندہ جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے
کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا ص۸

۳ - اگر توفی کے معنے موت نہیں تو اقرار کرنا پڑتا
ہے کہ قرآن شریف میں عیسیٰ کی موت کا کہیں
ذکر نہیں۔ اور اس نے کبھی مرنا ہی نہیں ص۱۸

ج

جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء

جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء میں شامل ہونے والوں کی
کسی قدر تفصیل کہ جامع مسجد میں نماز کے دوران
قادیان کے ایک آریہ نے کس طرح دو گھنٹے تک
گالیاں دیں ۔ اس موقعہ پر جماعت نے اعلیٰ اخلاق
کا نمونہ دکھا کر صبر کیا ۔ ص۴۲۰

جماعت احمدیہ

۱ - جماعت احمدیہ کے عقائد :-

کیا میں اور میری جماعت اشھد ان لا الہ الا اللہ
واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ نہیں پڑھتی ؟ کیا
میں نمازیں نہیں پڑھتا ؟ یا میرے مرید نہیں پڑھتے ؟
کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے ؟ اور کیا ہم
ان تمام عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کئے ہیں ؟
ص۲۵۹

۲ - میں سچ سچ کہتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے - اور وہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان
لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے
میں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا
ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں - اور میرا یہی
مذہب ہے کہ جس قدر فیوض و برکات کوئی شخص
حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ
پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی متابعت اور کامل
محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں ۔ ص۲۶۰

۳ - جو کچھ آنحضرت صلعم نے فرمایا یا کر کے دکھایا -
اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات
نہیں مل سکتی جو اسکو چھوڑیگا جہنم میں جائیگا - ص۲۸۶

۴ - جماعت احمدیہ کا عام مسلمانوں سے بنیادی اختلاف

(میرا قوم سے) صرف ایک مسئلہ وفاتِ مسیح کا اختلاف تھا جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت۔ صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل و کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا۔
ص ۲۵۸

۵ - جماعت کو نصائح :- ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا (یعنی صاحبزادہ عبداللطیفؓ جیسا) ایمان حاصل کرنے کیلئے دعا کرتے رہیں - کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام مومن نہیں - ص ۴۸

۶ - دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نصیحت ص ۷۸

۷ - جماعت کو نصائح ص ۶۳ — ۶۸
ص ۳۰۷ تا ص ۳۱۱

۸ - ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ پر ایک آریہ کی بدزبانی پر جماعت کو صبر اور اخلاقِ حسنہ کی نصیحت
ص ۴۲۱

۹ - خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے - ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں ..... ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے - ص ۳۰۹

۱۰ - جماعت کے لئے دعا - ص ۷۷

۱۱ - سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں - جو خدا کے لئے کام کریں - ص ۳۱۹

۱۲ - جماعت کے غلبہ اور ترقی کی عظیم الشان پیشگوئی
ص ۶۶

۱۳ - وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا - ص ۶۶

۱۴ - خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا -
ص ۳۰۶

۱۵ - یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا - خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلینگی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا -
ص ۳۰۹

۱۶ - خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا ..... اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا - اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ

کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے ۔ ص ۴۰۹

۱۷ - باوجود شدید مخالفت اور فتاوی کفر کے جماعت کی روز افزوں ترقی کا ذکر ص ۲۴۹ ، ۲۵۲

۱۸ - جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے ۔ اور دن بدن ترقی کر رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچیگی ۔ ص ۲۵۰

۱۹ - بشارت ۔ " اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (اپنی وفات کے قریب ہونے کی خبر) غمگین مت ہو ۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا ۔ ص ۳۰۵

۲۰ - خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا ..... سو تم ان دنوں کے منتظر رہو ۔ ص ۳۰۶

۲۱ - جماعت کے ابدال ۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال (سلسلہ کیلئے) جمع کیونکر ہونگے ... ... بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد

وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرتِ مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھائیں اور دنیا سے پیار نہ کریں ۔ ص ۳۱۹

جنّت

ابدال کو جنّت کی خواہش اس کی نعماء کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیلئے ہوتی ہے ص ۱۴۰

جہاد بالسیف

۱ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض مدافعت میں تلوار اٹھائی تھی ۔ ص ۲۷۲ تا ص ۲۷۴

۲ - موجودہ وقت دعا اور تضرع کا ہے تلوار کے جہاد کا نہیں ۔ جو اس بات کو نہ سمجھیگا ہلاک ہو جائیگا ۔ ص ۸۱

۳ - پہلے مسیح کی طرح مسیح موعود بھی جہاد کے لئے مامور نہیں ہے ۔ ص ۳۱

۴ - زمانہ کی رفتار نے قوم کو متنبہ کر دیا ہے کہ تلوار سے کوئی دل تسلّی نہیں پا سکتا اور اب مذہبی امور کے لئے کوئی مذہب تلوار نہیں اٹھاتا ۔ ص ۳۱

۵ - اگر خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہوتا کہ مسلمان دین کے لئے جنگ کریں تو موجودہ وضع کی لڑائیوں کیلئے سب سے فائق مسلمان ہوتے ..... اور انہیں کو فنونِ حرب میں ہر یک پہلو سے کمال بخشا جاتا .... اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ

کا یہ منشاء نہیں ہے کہ لڑائیوں کے ذریعہ سے اسلام پھیلے۔ ص ۳۱

۶ - مسیح موعود کے وقت میں جہاد کے موقوف ہونے کی حکمت ص ۴۰۰

جہلم

۱۹۰۳ء میں میں نے جہلم کی طرف سفر کیا۔ تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا۔ ص ۴۲۴

جہنم

۱ - جہنم عارضی ہے دائمی نہیں۔ ص ۱۷۰

۲ - حدیث :- جہنم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہ ہوگا اور نسیم صبا اس کے کواڑوں کو ہلائیگی۔ ص ۱۷۰

۳ - عیسائی بھی ایک گناہ کے لئے دائمی جہنم تجویز کرتے ہیں۔ ص ۱۷۱

۴ - جہنم کا عذاب دائمی نہیں۔ قرآن و حدیث اور عقلی دلائل۔ ص ۳۶۸

۵ - آریوں اور عیسائیوں کے نزدیک گناہ کی سزا دائمی اور نہ ختم ہونے والی ہے۔ ص ۳۶۸

۶ - یہ کیسا عدل ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کیلئے سزا دینے کے صرف تین دن مقرر کئے مگر دوسرے لوگوں کی سزا کا حکم ابدی ٹھہرایا۔ ص ۱۷۱

جھوٹ

عیسائی مذہب میں دین کی حمایت کے لئے جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا نہ صرف جائز بلکہ ثواب ہے۔ ص ۳۴۱ حاشیہ

جوتشی

۱ - افسوس اس زمانہ میں منجم اور جوتشی ان پیشگوئیوں میں میرا ایسا ہی مقابلہ کرتے ہیں جیسا ساحروں نے موسیٰ نبی کا مقابلہ کیا تھا۔ ص ۳۹۸

۲ - مگر خدا فرماتا ہے کہ میں سب کو شرمندہ کرونگا۔ اور کسی دوسرے کو یہ اعزاز نہیں دوں گا۔ ..... میں ان سب کو شکست دونگا ص ۳۹۸

۳ - ان سب کیلئے اب وقت ہے کہ اپنے نجوم یا الہام سے میرا مقابلہ کریں۔ ص ۳۹۸

چ

چندا سنگھ

ایک سکھ جس پر حضور کی طرف سے تحصیل بٹالہ میں نالش درج کی گئی تھی۔ حضور نے اس موقعہ کیلئے دعا فرمائی۔ تو الہام ہوا۔ "ڈگری ہوگئی ہے"۔ مگر لالہ شرمپت نے بٹالہ سے آکر یہ غلط خبر دی کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ تب حضور پریشان ہوئے تو دوبارہ الہام ہوا۔ ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے؟ اس الہام کی اطلاع بھی شرمپت کو دی گئی۔ اور پھر اس کی تصدیق حضور کو خود بٹالہ جاکر ہوئی۔

ص ۴۳۷

چشمہ مسیحی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء
تصنیف جو مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ حضور نے
اس کتاب میں مشہور کتاب "ینابیع الاسلام" کا جواب
دیتے ہوئے عیسائیت کے عقائد کا ردّ پیش فرمایا ہے
اور خاص طور پر عیسائیوں کے اس سوال کا جواب
دیا ہے کہ قرآنی تعلیم کتب سابقہ کا سرقہ ہے۔ حضور
نے اناجیل کو الزامی جواب کے طور پر تالمود۔ صحیفہ
یوز آسف اور بدھ کی تعلیمات کا سرقہ ثابت کیا ہے
اس کتاب میں عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات کا
سیر حاصل موازنہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ص ۳۳۳ تا ۳۹۲

ح

حیاتِ مسیح

۱۔ مسیحؑ کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔.....
صوفی موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ
آمد بروزی رنگ میں مانتے ہیں۔ ص ۲۶۷

۲۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے
کے واسطے ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ یہی
مسیح کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ ص ۲۶۴

۳۔ حیاتِ مسیح کا عقیدہ
جن لوگوں نے مجھ سے پہلے اس بارے میں غلطی
کی ہے انکو وہ غلطی معاف ہے۔ کیونکہ انکو
یاد نہیں دلایا گیا۔ ص ۲۱۸

۴۔ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی
کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا
عیسائی سخت نومید و بدظن ہو کر اس جھوٹے
عقیدہ کو چھوڑ دینگے۔ ص ۲۱۸

(امیر) حبیب اللہ خان والی کابل

صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کو قتل کروانے کے
بعد وہ آیت انه من یأت ربه مجرما فان له
جهنم لا یموت فیها ولا یحییٰ کے ماتحت سزا پائیگا۔ ص ۹۰

حدیبیہ

آنحضرت صلعم کے حدیبیہ کے سفر میں بھی اجتہادی
دخل تھا۔ تب ہی تو آپؐ نے سفر کیا مگر وہ اجتہاد
صحیح نہ نکلا۔ ص ۲۲۵

حدیث

۱۔ حدیث کا مرتبہ۔ حدیثوں کو ردی کی طرح
مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی
محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے ص ۶۴

۲۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی
حصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو۔
تاگمراہی میں نہ پڑو۔ ص ۶۴

۳۔ حق وہی ہے جو قرآن نے فرمایا اور حدیثیں وہ ماننے
کے لائق ہیں جو اپنے قصوں میں قرآن کے بیان کردہ
قصوں سے مخالف نہیں۔ ص ۳۹

اشارہ کرکے کہا گیا کہ آنے والا مسیح دمشق کے مشرق کی طرف ظاہر ہوگا۔ یعنی اس کے آنے پر تثلیث کا خاتمہ ہوگا۔ ص ۳۷۷

۲۔ مشرق کا مفہوم اور اسکی تشریح ص ۳۷۷

۳۔ قادیان دمشق سے مشرق کی طرف ہے۔ ص ۳۷۷

دوبارہ آمد

۱۔ خدا تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ دوبارہ دنیا میں لوگوں کو بھیجا کرے۔ ص ۲۲

۲۔ مرکر انسان دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا ص ۱۸-۱۹

۳۔ حضرت مسیح نے آپ ہی یہ فیصلہ دیا کہ دوبارہ آنے سے کسی مثیل کا آنا مراد ہے۔ ص ۲۲

۴۔ ملاکی نبی کی کتاب میں الیاس کا دوبارہ دنیا میں آنا ایک استعارہ تھا۔ ص ۲۰

۵۔ صوفی (مسیح کی) موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں مانتے ہیں۔ ص ۲۶۷

۶۔ ہمیں تو عیسیٰ کی نسبت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ دنیا میں آنے کی زیادہ ضرورت تھی اور اسی میں ہماری خوشی تھی۔ ص ۲۲

دورِ خسروی

۱۔ دورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں ہے بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ ص ۲۹۶

۲۔ دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا۔ ص ۲۹۷

دیانند (پنڈت)

آریوں کا بہت بڑا لیڈر جس نے کتاب ستیارتھ پرکاش لکھی ہے حضور کی پیشگوئی کے چند دن بعد اجمیر میں مرگیا ص ۴۳۹

دین

جس دین میں یہ قوت نہیں کہ اپنے سچے پیروؤں کو خدا کا ہمکلام بنائے وہ دین من جانب اللہ نہیں ہے۔ ص ۱۶۲

ڈ

کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور

۱۔ مجھے معلوم ہے کہ کپتان ڈگلس کے پاس بعض سفارشیں بھی آئیں مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا۔ اس نے کہا کہ ہم سے ایسی بدذاتی نہیں ہوسکتی ص ۲۶۹

۲۔ ڈپٹی کمشنر اصلیت کھل جانے پر بہت خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنہوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے مجھ سے کہا۔ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کرسکتے ہیں۔ اُس نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو آپ بری ہوئے۔ ص ۲۷۰

۳۔ پیلاطوس نے باوجود اس کے وہ مرید تھا اور گورنر تھا اُس نے اس جرأت سے کام نہ لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی ص ۲۷۲

ذ

ذکر الٰہی

ذوالسنین

ذوالقرنین

ر

رحمت

رفع

روح

رؤیا

ز

سُنت اللہ

انسان کا آسمان پر جا کر مع جسم عنصری آباد ہونا ایسا ہی سنت اللہ کے خلاف ہے جیسے کہ فرشتے مجسم ہو کر زمین پر آباد ہو جائیں ۔ ص ۲۴

سواد اعظم

وقالت السفهاء کیف نبتع الذی شذ وکیف نترک سوادًا اعظم ۔ ص ۱۲۱

سؤر

۱ ۔ توریت میں لکھا ہے کہ سؤر ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی ناجائز ہے ۔ مسیح نے بھی اسے ناپاک قرار دیا ہے ۔ اسکو حلال قرار دینے والا پولوس تھا ۔ ص ۳۷۵

۲ ۔ انجیل میں کہیں حکم نہیں کہ توریت میں تو سؤر حرام ہے اور میں تم پر حلال کرتا ہوں ص ۲۰۴

سورۃ

۱ ۔ سورۃ تحریم میں اشارہ ہے کہ بعض افراد اس امت کے ابن مریم کہلائیںگے ص ۱۸۶

۲ ۔ سورۃ تحریم میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس امت کا کوئی فرد اوّل اپنی خداداد تقویٰ کی وجہ سے مریم بنے گا پھر عیسیٰ ہو جائیگا ص ۲۲

۳ ۔ سورۃ الکہف میں ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے ۔ ص ۱۹۹

۴ ۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اِس طور پر ظہور کیا ہے کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے ۔ ص ۱۹۹

۵ ۔ سورۃ نور میں موجود پیشگوئی ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنًا اسی زمانہ کے لئے ہے (یعنی دجالی فتنہ اور مسیح موعود کے زمانہ کے لئے) ص ۱۸۷

۶ ۔ سورۃ نور ۔ الفاتحہ اور المائدہ کے مطالعہ اور ان کے مضامین پر تدبّر کرنے سے میرے دعاوی اور عقائد کی تصدیق ہوتی ہے ۔ ص ۱۲۹

۷ ۔ سورۃ والعصر کے حروف میں ابجد کے لحاظ سے اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب وہ سورۃ نازل ہوئی آدم کے زمانہ پر اسی قدر مدت گذر چکی تھی جو سورۃ موصوفہ کے عددوں سے ظاہر ہے ۔ ص ۱۸۵

۸ ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی ۔ ص ۲۰۸

۹ ۔ سورۃ والعصر کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم سے الف پنجم میں ظاہر ہوئے تھے ۔ ص ۲۱۰

۱۰ ۔ سورۃ یوسف ۔ اس سورۃ میں بظاہر ایک واقعہ کا بیان ہے لیکن دراصل آنحضرت صلعم سے متعلق ایک عظیم الشان مخفی پیشگوئی ہے ۔ ص ۲۰۰

سیالکوٹ

۱ - سیالکوٹ میں ۲ر نومبر ۱۹۰۴ء کو ایک عظیم الشان مجمع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لیکچر پڑھا گیا جو لیکچر سیالکوٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں حضور نے دیگر مذاہب عیسائیت و ہندو مذہب پر اسلام کی برتری کو ثابت فرمایا ہے۔ اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے دلائل پیش فرمائے ہیں نیز اس لیکچر میں حضور نے کرشن ثانی ہونے کے دعوے کو پیش فرمایا ہے۔ ص ۲۰۱ تا ۲۴۸

۲ - میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا۔ ص ۲۴۲

۳ - اسی شہر میں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ میرے آنے پر میرے دیکھنے کے لئے ہزارہا مخلوقات اس شہر کی ہی اسٹیشن پر جمع ہوگئی تھی۔ اور صدہا مردوں اور عورتوں نے اسی شہر میں بیعت کی۔ (۲ر نومبر ۱۹۰۴ء) ص ۲۴۲

۴ - مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس شہر میں گذار چکا ہوں اور شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ ص ۲۴۳

سیرۃ الابدال

۱ - عربی زبان میں ابدال اور اہل اللہ کی صفات حسنہ کی تفصیل - یہ رسالہ علیحدہ شکل میں ہے اور حضور علیہ السلام کی عربی دانی اور فصاحت و بلاغت کا ایک جاودان معجزہ ہے۔ ص ۱۲۹ تا ۱۴۴

۲ - ابدال اور ماموریں کی علامات

۱ - مصلحین اس وقت مبعوث ہوتے ہیں جب زمانہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے ص ۱۳۰-۱۳۲

۲ - وہ کسی شخص سے مرعوب نہیں ہوتے ص ۱۳۰

۳ - انہیں مستقبل کی کامیابیوں کی اس وقت بشارات دی جاتی ہیں جب کامیابی کے ظاہری اسباب مفقود ہوتے ہیں۔ ص ۱۳۱

۴ - وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں انتھک کوشش کرتے ہیں۔ ص ۱۳۱

۵ - قضاء و قدر ان کی طرف خود چل کر آتی ہے۔ ص ۱۳۲

۶ - اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ ص ۱۳۳

۷ - وہ شجرۂ قدس کی شاخیں ہوتے ہیں جن کو کاٹنے کا ارادہ کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ ص ۱۳۳

۸ - انکے وجود سے برکات ظاہر ہوتی ہیں ص ۱۳۶

۹ - انکے معارف کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ص ۱۳۷

۱۰ - وہ اپنے آسمانی علوم سے ایک جماعت کی تربیت کرتے ہیں۔ ص ۱۳۴

۲ - شیطان سے آخری جنگ - آج خدا کے مرسل اور شیطان کا آخری جنگ ہے۔ ص ۵ و ۶

ص

صالح

صالحین میں سب سے پہلے درجہ پر دنیا سے بیزاری اور انقطاع پیدا ہوتا ہے۔ ص ۸۴

صداقت مسیح موعودؑ

۱ - دعویٰ سے پہلی زندگی

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا - کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ ص ۶۴

۲ - اہل کشف کی تصدیق

(ا) - اس ملک کے بعض اہل کشف جن کا تین تین چار چار لاکھ مرید تھا ان کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے ص ۳۶

(ب) دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی۔ ص ۳۶

۳ - آپ کے دعاوی کی صداقت کے دلائل ص ۲۲۷ تا ص ۲۴۲

۴ - صداقت کا معیار

ہر نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔
۱ - عقل سلیم گواہی دے کہ وہ عین ضرورت کے وقت آیا ہے۔
۲ - پہلے نبیوں کی پیشگوئی اس کے حق میں ہو۔
۳ - نصرت الٰہی و تائید آسمانی -

یہ تینوں علامتیں اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں۔ ص ۲۴۱

۵ - نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور

میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ زمانہ میں ظاہر ہوا ہوں ص ۲۰۹

۶ - تائید الٰہی

دلائل صداقت تائید آسمانی و نصرت الٰہی اور براہین احمدیہ کی پیشگوئیوں کے مطابق گوشۂ گمنامی سے نکال کر لاکھوں کی جماعت دینا - مخالفین کی شدید کوششوں کے باوجود مسلسل ترقی - ص ۲۴۹ تا ۲۵۸

۷ صداقت مسیح موعود کا اثبات قیاس سے

"اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہیں اجماع صحابہ بھی میری تائید کرتا ہے - نشانات اور تائیدات الٰہیہ میری مؤید ہیں - ضرورت وقت میرا صادق ہونا ظاہر کرتی ہے لیکن قیاس کے ذریعہ بھی حجت پوری ہو سکتی ہے" ص ۲۹۶

۸ - صداقت مسیح موعود کے دلائل - ص ۱۸۸ - ۱۸۹

صحابہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر بھی بعض صحابہ کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھ کر کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اس خیال کو رفع دفع کر دیا۔ ص ۲۳

صدقہ وخیرات

اگر صدقہ وخیرات کے ذریعہ سے ردّ بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے۔ ص ۲۷۷

صحبتِ صالحین

۱۔ پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے تین ضروری باتوں میں سے تیسری صحبت کاملین وصالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا ہے۔ ص ۲۳۴

۲۔ غفلت کا علاج۔ اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے درپے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دُور ہوتی رہتی ہے۔ ص ۷۶

۳۔ اولیاء کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی بدنصیب نہیں رہتا خواہ وہ بظاہر حیوانوں کی طرح ہو۔ ص ۸۵

۴۔ مقربین الٰہی کی صحبت نزول آفات کے وقت اہل زمین کیلئے تعویذ کا کام دیتی ہے ص ۱۰۵

۵۔ ابدال کی صحبت سے شیطان کی طرح متکبر لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ ص ۱۴۳

صلیب

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیئے جانے کے بعد خداؔ نے مرنے سے بچا لیا اور ان کی وہ دُعا منظور کرلی۔ جو انہوں نے دردِ دل سے باغ میں کی تھی۔ ص ۲۸

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق تھے اسلئے وہ صلیب سے نجات پا گئے اور خدا نے انہیں سولی پر سے زندہ بچا لیا۔ لیکن چونکہ یونس نے مسیحائی کو چھوڑ دیا تھا اس لئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔ ص ۳۷۶

۳۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت صلیب پر مر گئے تھے تو ان کو یونس سے کیا مشابہت اور یونس کو ان سے کیا نسبت؟ ص ۳۵۸

۴۔ واقعہ صلیب کے وقت سورج گرہن لگا تھا ص ۲۹

۵۔ مسیح کو صلیب دینے کے واقعہ کے بعد یہودیوں میں سخت طاعون پھیلی تھی۔ ص ۲۹

صنعتی انقلابات

دنیا کی زینت اور آرام وآسائش کے لئے جو نئی نئی صنعتیں زمین پر پیدا ہوئی ہیں۔ یہ تغیر صاف طور پر دلالت کر رہا ہے کہ جیسے خدا تعالےٰ نے جسمانی طور پر اصلاح فرمائی ہے وہ روحانی طور پر

بھی بنی نوع کی اصلاح اور ترقی چاہتا ہے ۔ ص ۱۷۷

ض

ضلالت

ہزار ششم ضلالت کا دور ہے جو تیسری صدی سے شروع ہوکر چودھویں صدی پر ختم ہوتا ہے ص ۲۰۸

ط

طاعون

۱ ۔ صدہا بلکہ ہزارہا نشانات کی موجودگی میں طاعون و زلازل کی ضرورت کیا ہے ۔ ص ۴۱۱ تا ص ۴۱۶

۲ ۔ مسیح موعود کے وقت طاعون عذاب کا نشان ہے جس کی خبر قرآن شریف کی آیت ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا میں ہے ۔ ص ۲۴۰

۳ ۔ انجیل میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کی خبر ص ۲۴

۴ ۔ طاعون کے متعلق پیشگوئی ۔

"اے دوستو! اب طاعون سر پر ہے اور جہاں تک مجھے علم دیا گیا ہے ابھی بہت سا حصہ اس کا باقی ہے۔ ص ۱۷۴

۵ ۔ مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد یہودیوں میں سخت طاعون پھیلی تھی ۔ ص ۲۹

ع

عبادت

جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو ۔ ص ۲۲۴

عبدالاحد کیدان

حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کی شہادت کے موقعہ پر امیر کے ہمراہ سوار تھا ۔ ص ۵۹

عبدالحی

مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعا سے حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے لئے حضور نے پیشگوئی فرمائی کہ اس کی پیدائش پر اس کے بدن پر پھوڑے ہونگے اس کا نام عبدالحی رکھا گیا ۔ ص ۴۱۵

عبدالحمید

پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کیا تھا اور عبدالحمید نامی ایک نوجوان کو یہ گواہی دینے کے لئے تیار کیا تھا کہ وہ بتائے کہ میں مرزا صاحب کا مرید ہوں اور مرزا صاحب نے مجھے مارٹن کلارک کے قتل پر مامور کیا تھا ۔ اس نے ڈپٹی کمشنر کے سامنے تو یہی بیان دیا مگر جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان لیمارچنڈ کے پاس گیا ۔ تو بعد اصرار عبدالحمید نے حقیقت کھولدی اور حضورؑ کو باعزت بری قرار دیا گیا ۔ ص ۲۶۹

نیز دیکھئے "ڈگلس"

" " "مارٹن کلارک" "لیمارچنڈ"

میاں عبدالرحمن مرحوم شہید

۱ - میاں عبدالرحمن صاحب شاگرد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت سے دو سال قبل قادیان میں دو تین دفعہ آئے - ص ۴۷

۲ - کابل جاکر انہوں نے اس بات کی تشہیر کی کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں کیونکہ کئی کروڑ مسلمان ان کے ماتحت امن کی زندگی بسر کر رہے ہیں - ص ۴۷-۴۸

۳ - امیر نے ان کی گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کرکے شہید کروا دیا - ص ۴۷-۴۸

سیٹھ عبدالرحمن

سیٹھ عبدالرحمن تاجر مدراس رضی اللہ عنہ کے صدق واخلاص کا ذکر - ص ۷۶

عبدالرحیم

ابن نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ سخت بیمار ہوئے اور ناامیدی کے آثار ظاہر ہو گئے - اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو الہام کے ذریعہ خبر دی کہ "تیری شفاعت سے یہ لڑکا اچھا ہو سکتا ہے۔" چنانچہ دعا کے بعد یہ صحتیاب ہو گئے - ص ۱۹۳

(حضرت مولوی) عبدالکریم رضؓ

"اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے" ص ۳۱۶

حضرت عبداللہ خان رضی اللہ عنہ

ابن نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ ایک دفعہ خوفناک بیماری میں پڑ کر موت تک پہنچ گئے تھے - اس کی شفاء کی نسبت مجھے خبر دی گئی اور وہ بھی میری دعا سے اچھا ہو گیا - ص ۱۹۳

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

۱ - ذاتی صفات

۱ - پاک باطن - اہل علم - اہل فراست - خدا ترس - تقویٰ شعار - انکی روح صاف اور مستعد تھی ص ۹

۲ - درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے ص ۱۰

۳ - وہ درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں - ص ۱۰

۴ - اس کی ایمانی قوت اسقدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو پہاڑ سے تشبیہ دوں تو ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو - ص ۱۰

۵ - آپ کو دینی کتب خریدنے کا بہت شوق تھا ص ۴۷

۲ - دنیوی وجاہت

ریاست کابل میں کئی لاکھ کی جاگیر تھی - اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی - ریاست کابل میں علماء کے سردار تھے - نئے امیر کی رسم دستار بندی بھی انہی کے ہاتھ سے ہوئی تھی - امیر کے فوت ہونے پر جنازہ پڑھانے پر بھی یہی مقرر تھے

ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب مرید تھے ۔ ص ۴۶

۳ ۔ القاب :۔ علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ ۔ اخوانزادہ اور شاہزادہ کے لقب سے مشہور تھے ۔ ص ۴۶

۴ ۔ آپ تک حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا پہنچنا ص ۹

۵ ۔ مطالعہ کتب کے بعد دعویٰ کی تصدیق ص ۹

۶ ۔ ملاقات کا شوق ۔ ص ۹

۷ ۔ امیر کابل سے حج کی اجازت اور بطور امداد کچھ روپیہ کا دیا جانا ۔ ص ۱۰

۸ ۔ آپ کو کن دلائل نے سب سے پہلے متاثر کیا ص ۱۱

۹ ۔ آپ کا قیام قادیان کو حج پر ترجیح دینا ص ۱۱-۱۲

۱۰ ۔ سفر جہلم میں حضورؑ کی مصاحبت ص ۴۵

۱۱ ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب پر قیام قادیان کے دوران ہی وحی والہام کا دروازہ کھولا گیا ص ۴۶

۱۲ ۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے الہامات

۱ ۔ فرماتے مجھے بار بار الہام ہوتا ہے اذھب الی فرعون ۔ انی معک اسمع واری ۔ انت محمد منبر مطھر ص ۱۲۷

۲ ۔ اور فرمایا مجھے الہام ہوتا ہے کہ آسمان شور کر رہا ہے اور زمین اس شخص کی طرح کانپ رہی ہے جو تپ لرزہ میں گرفتار ہو ۔ اور دنیا نہیں جانتی کہ یہ امر ہونے والا ہے ص ۱۲۷

۳ ۔ فرمایا ۔ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دیدے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کے لئے یہی چاہا ہے ۔ ص ۱۲۷

۱۳ ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ کیا جاؤنگا ۔ ص ۵۷

۱۴ ۔ واقعہ شہادت

۱ ۔ واپسی پر کابل کے قریب پہنچکر بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو ان کا شاگرد تھا خط لکھا ۔ کہ امیر صاحب سے میرے کابل آنے کی اجازت حاصل کرکے اطلاع دیں ۔ ص ۴۹

۲ ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو مسیح موعود کی صحبت میں رہنا حج سے مقدم معلوم ہوا اور بموجب نص اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا ۔ ص ۴۹

۳ ۔ امیر کابل نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خط لکھا کہ آپ بلاخطرہ چلے آئیں ۔ ص ۵۰

۴ ۔ گرفتاری ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو خوست سے ہی گرفتار کیا گیا ۔ ص ۵۱

۵ ۔ ایک من چوبیس سیر وزنی زنجیر اور آٹھ سیر وزنی بیڑیوں میں جکڑے گئے ۔ ص ۵۱

۶ ۔ مولوی صاحب چار ماہ قید رہے ص ۵۱

۷ ۔ امیر کابل کو حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایمان افروز جواب ۔ ص ۵۱-۵۲

۸ - عمر قریباً پچاس برس تھی - ص ۵۱

۹ - حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی درخواست پر امیر نے بحث کی اجازت دی - اور مسجد شاہی میں خان ملّا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے بھیجے گئے - اور ایک لاہوری ڈاکٹر کو جو سلسلہ کا مخالف تھا بطور ثالث بھیجا گیا - یہ مباحثہ صبح سات بجے سے تین بجے تک جاری رہا
ص ۵۴

۱۰ - صاحبزادہ صاحب کے نہ ماننے پر آپ پر لگائے گئے فتووں کو لکھ کر آپ کے گلے میں ڈال دیا گیا - ص ۵۸

۱۱ - پھر ناک میں چھید کر کے رسی ڈالی گئی - جس کو کھینچ کر مقتل تک لے گئے - ص ۵۸

۱۲ - کمر تک گاڑا گیا - ص ۵۸

۱۳ - صاحبزادہ صاحب کا مقتل میں امیر کو ایمان افروز جواب ص ۵۹

۱۴ - قاضی نے سب سے پہلے پتھر چلایا - پھر امیر نے پھر عوام نے - ص ۶۰

۱۵ - ۱ - مولوی صاحب کی لاش سنگساری کے چالیس دن بعد آپ کے شاگرد سید احمد نور اور ان کے ساتھیوں نے نکالی اور پوشیدہ طور پر جنازہ پڑھ کر اسے قبرستان میں دفنا دیا - ص ۱۲۶

۲ - مولوی صاحبؓ کو جب پتھروں سے نکالا گیا تو نعش مبارک سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی - ص ۱۲۶

۳ - جب آپؓ کو سنگسار کرنے کی دھمکی دی گئی تو آپ نے آیت ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب پڑھی - ص ۱۲۷

۴ - جب آپ کو سنگسار کیا جانے لگا تو آپ نے یہ آیت پڑھی انت ولی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین - ص ۱۲۷

۱۶ - تاریخ شہادت حضرت عبداللطیف شہیدؓ
۱۴ جولائی ص ۵۹
بروز دوشنبہ ص ۵۹

۱۷ - آپ کا مقام - وہ ایک تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا - ص ۷۶

۱۸ - حضور علیہ السلام کی دعا

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا - اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے - ص ۶۰

عذابوں کی ضرورت

عرب کے عیسائی

عصا

عفو

عقل

علامات المقربین

عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ ہے جس میں حضورؑ نے مقربین بارگاہ الٰہی کی علامات تفصیل سے بیان فرمائی ہیں۔ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۲۵

علم

علم عمل پر مقدم ہے۔ صفحہ ۱۲

علی محمد (ملاں)

قادیان کا ایک مخالف شخص تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی تھی کہ بشمبر داس اپیل کے نتیجہ میں بری ہوگیا ہے۔ یہ امر حضور کی پیشگوئی کے خلاف تھا اس لئے حضورؑ کو بڑا قلق اور اضطراب ہوا۔ تب الہام ہوا۔ لَا تحزن انک انت الاعلیٰ چنانچہ بعد میں یہ خبر غلط ثابت ہوئی۔ صفحہ —

عمل

۱۔ اعمال صالحہ کی تفصیل قرآن کریم سے۔ صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۵۷

۲۔ اعمال کے متعلق یہ آیت جامع ہے۔ انّ اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی صفحہ ۱۵۵

۳۔ نیک عمل کے تین مدارج۔

۱۔ عدل نیکی بشرط معاوضہ

۲۔ احسان سلوک بغیر معاوضہ کی خواہش کے

۳۔ ایتائ ذی القربیٰ فطری جذبہ کے جوش

حسن سلوک کرنا جیسے ماں بچہ کے لئے کرتی ہے۔ صفحہ ۲۸۲، صفحہ ۲۸۳

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمرؓ کا آپ کی وفات کا دفورِ عشق سے یقین نہ کرنا اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے تسلّی پانا۔ صفحہ ۲۶۱

اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ زندہ ہی مرجاتے صفحہ ۲۶۱

عمر طبعی

انسان کی نفسانی عیاشیوں کے نتیجہ میں قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں۔ صفحہ ۳۵۹

عیاشی

نفسانی عیاشیوں میں خوشحالی اور مسرت نہیں۔ اور ان کا عبرت ناک انجام۔ صفحہ ۳۵۹

عیال

۱۔ جس عیال کیلئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے .... اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے۔ اور ان کو تباہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تیری پناہ نہیں۔ کیونکہ تو پارسا نہیں ...... سو تو بے وقت مرے گا۔ اور

عیال کو تباہی میں ڈالے گا ۔ ص۷۷

۲ ۔ وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اسکی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا ۔
ص۷۷

عیسائیت

۱ ۔ دیکھو زیر عنوانات "عیسیٰ بن مریم" ۔ "نجات" "کفارہ" ۔ "تثلیث" "صلیب" ۔ "یہود" "عیسیٰ بن مریم اور انجیل" وغیرہ

۲ ۔ عیسائی مذہب ابتداء میں پاک اصول پر مبنی تھا ۔
ص۲۰۴

۳ ۔ مسیح علیہ السلام کی سخت تاکید کہ تورات کو نہ چھوڑا جائے ۔ مگر عیسائیوں نے تورات کے خلاف عمل کیا ۔ ص۲۰۴

۴ ۔ عیسائیوں کا بگڑنا اسلام کے ظہور کے لئے ایک علامت تھا ۔ ص۲۰۵

۵ ۔ موجودہ عیسائیت دراصل پولوسی مذہب ہے ۔ دیکھو زیر "پولوس"

۶ ۔ عیسائی مذہب کے عقائد اور ان پر تنقید ۔
ص۱۹۲ تا ص۱۹۷

۷ ۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کے بارہ میں مسیحیوں کے ہاتھ میں کوئی لوحات نہیں ۔ ص۱۹۴

۸ ۔ افسوس عیسائی حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ کے لئے معطل اور بے کار تھا ۔ ص۱۸۴

۹ ۔ مسیحی صاحبان کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے ۔ کہ مسیح کے زمانہ کے بعد الہام اور وحی پر مہر لگ گئی ہے ۔ ص۱۹۳

۱۰ ۔ عیسائیوں نے گناہ کے دور کرنے کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ ایسا علاج ہے جو بجائے خود گناہ پیدا کرتا ہے ۔ ص۲۸۹

۱۱ ۔ عیسائیت میں طلاق کا قانون غیر معقول ہے ص۱۹۶

۱۲ ۔ مسیح موعود کی مخالفت

"میں خیال کرتا ہوں کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ ان کی طرف سے ایسا نکلا ہوگا جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے ۔ بے ایمان ہے ۔ کوئی اس کی طرف رخ نہ کرے ...... اور جب مر جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے ۔
ص۴۲۷

عیسیٰ ابن مریم

دیکھیں زیر عنوانات "صلیب" ۔ "وفات مسیح" "حیات مسیح" ۔ "عیسائیت" ۔ "انجیل" "اور پولوس" وغیرہ

۱ ۔ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے جو انکی نبوت کا اعلان فرمایا ۔ ص۳۵۸

۲۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نبی تھے اور ان کامل بندوں میں سے تھے جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ ص۱۶۵

۳۔ ان کے ساتھ تائیدات الٰہی شامل تھیں۔ اور فراستِ صحیحہ کے لئے کافی ذخیرہ تھا کہ یہود انکو شناخت کر لیتے۔ وہ نور جو صادقوں میں ہوتا ہے وہ ضرور انہوں نے حضرت عیسیٰؑ میں مشاہدہ کر لیا تھا۔ ص۴۰

۴۔ صلح کا نبی عیسیٰ بن مریم تھا۔ جس نے صلح اور امن سے مذہب پھیلا کر توراۃ سے بیخکنی اُٹھا دی کہ یہودیت تلوار سے پھیلی ہے۔ ص۲۷

۵۔ عیسیٰؑ پر ظلم۔ "وہ غریب گلیل کا رہنے والا جس کا نام یسوع بن مریم تھا۔ ان شریر لوگوں کے ہاتھوں بہت کوفتہ خاطر کیا گیا۔ اُس کے مُنہ پر تھوکا گیا بلکہ گورنر کے حکم سے اس کو تازیانے بھی مارے گئے اور چوروں اور بدمعاشوں کے ساتھ حوالات میں دیا گیا۔ ص۲۶-۲۷

۶۔ وہ نیک انسان تھا اور نبی تھا۔ مگر اُسے خدا کہنا کفر ہے۔ لاکھوں انسان دنیا میں ایسے گذر چکے ہیں اور آئندہ بھی ہونگے۔ ص۲۹

۷۔ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور انکو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔ ص۳۳۶

۸۔ ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے۔ ص۳۳۶ حاشیہ

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولہ خصوصیات جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت رکھتے تھے بموازنہ کیلئے دیکھئے عنوان "مسیح موعود"

۱۔ وہ بنی اسرائیل کیلئے موعود نبی تھا۔

۲۔ وہ ایسے وقت آیا جب یہود اپنی سلطنت کھو چکے تھے اور وہ رومی سلطنت کے ماتحت زندگی بسر کرتے تھے

۳۔ وہ ایسے وقت آیا جب یہود بہت سے فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے اور ایک آسمانی حَکَم کے محتاج تھے۔

۴۔ مسیح ابن مریم کے لئے جہاد کا حکم نہ تھا کیونکہ حضرت موسیٰؑ کا مذہب یونانیوں اور رومیوں میں اسوجہ سے بہت بدنام ہو چکا تھا کہ وہ دین کی ترقی کے لئے تلوار سے کام لیتا رہا ہے۔

۵۔ حضرت عیسیٰؑ کے وقت یہود کے علماء کا چال چلن بہت بگڑ گیا تھا۔

۶۔ مسیح علیہ السلام قیصر روم کی عملداری میں مبعوث ہوئے تھے۔

۷۔ رومی سلطنت کو مذہب عیسوی سے مخالفت تھی .... مگر اخیر خود قیصرِ روم عیسائی ہو گیا۔

۸۔ یسوع کے وقت ایک ستارہ نکلا تھا۔

۹۔ واقعہ صلیب کے وقت سورج گرہن لگا تھا۔

۱۰۔ اس کو دکھ دینے کے بعد یہود میں سخت طاعون پھیلی تھی۔

۱۱۔ مسیح پر مذہبی تعصب کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا اور اُسے سلطنت رومی کا مخالف اور باغی ظاہر کیا گیا۔

۱۲۔ صلیب پر ایک چور بھی اس کے ساتھ لٹکایا گیا۔

۱۳۔ پیلاطوس کے سامنے جب پیش کیا گیا تو اس نے کہا "میں اسکا کوئی گناہ نہیں پاتا"

۱۴۔ بن باپ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر انکے سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسٰی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔

۱۵۔ یسوع کے وقت جو قیصر روم تھا اس کے عہد میں بہت سی باتیں رعایا کی بہبودی اور رفاہ عام کی نکل آئی تھیں۔ سڑکیں اور سرائیں بنائی گئی تھیں اور عدالت کے نئے طریقے وضع کئے گئے تھے جو انگریزی عدالت سے مشابہ تھے۔

۱۶۔ عیسٰی بن باپ پیدا ہونے میں آدم سے مشابہ تھا۔ صـ ۲۵ تا ۳۰

۷۔ بن باپ پیدائش کی حکمت

آپکے بن باپ پیدا ہونے میں یہ بھید تھا کہ بنی اسرائیل میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اللہ تعالٰے سخت ناراض تھا۔ پس تنبیہ کیلئے انہیں یہ نشان دکھلایا گیا کہ ان میں سے ایک بچہ صرف ماں سے بغیر شراکت باپ کے پیدا کیا گیا گویا اسرائیلی وجود کے دو حصّوں میں سے صرف ایک حصہ حضرت مسیح کے پاس رہ گیا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنے والے نبی میں یہ بھی نہیں ہوگا۔ صـ ۲۱۵

۸۔ بن باپ ہونے کی وجہ سے مسیح بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ صـ ۲۹

۹۔ مسیح بنی اسرائیل کے سلسلے کا آخری پیغمبر تھا جو موسٰیؑ سے چودھویں صدی بعد ہوا۔ صـ ۲۹

۱۰۔ حضرت عیسٰیؑ نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ صـ ۳۵۷

۱۱۔ وہ اپنے چار بھائی حقیقی رکھتا تھا جو بعض اس کے مخالف تھے۔ اور اس کی حقیقی ہمشیرہ دو تھیں۔ صـ ۲۵

۱۲۔ وہ صرف ایک عاجز انسان تھا اور تمام انسانی صفتوں سے پورا حصّہ رکھتا تھا۔ صـ ۲۵

۱۳۔ عیسٰی بن مریم نے جس زمانہ میں دعوٰی نبوت کیا وہ زمانہ حضرت موسٰیؑ سے چودھویں صدی تھا صـ ۱۳

۱۴۔ اسلامی کتابوں میں تو حضرت عیسٰیؑ کو نبی سیاح لکھا ہے۔ صـ ۲۴

۲۹ - احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس برس عمر پائی ۔ صـ ۲۹

۳۰ - عیسیٰ بن مریم کے مثیل آنے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ اس کی خدائی کو پاش پاش کر دیا جائے ۔ صـ ۲۴

عَیْنٍ حَمِئَۃٍ

سورۃ الکہف میں ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے ۔ اور عین حمئۃ سے مراد وہ بدبودار چشمہ ہے جس کے کنارے عیسائی قوم بیٹھی ہے صـ ۱۹۹

غ

مولوی غلام دستگیر قصوری

غلام دستگیر نے اپنی کتاب فتح رحمانی میں اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا - اور یہ دعا کی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے - چنانچہ اس دعا کے چند روز بعد وہ فوت ہو گئے صـ ۱۹۳

مرزا غلام قادر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی تھے حضور کا الہام " اے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی " ان کی موت کی طرف اشارہ تھا چنانچہ چند دن بعد آپ وفات پا گئے ۔ صـ ۴۴

ف

فتح رحمان

مولوی غلام دستگیر قصوری کی کتاب جس میں اس نے اپنے طور پر یہ دعا کی تھی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے - چنانچہ اس دعا کے چند دن بعد وہ فوت ہو گئے ۔ صـ ۱۹۳

فرزندِ موعود

" خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا - اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو تم ان دنوں کے منتظر رہو - " صـ ۳۰۶

فصاحت

مقربین کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی فصیح زبان عطا فرماتا ہے کہ کوئی بشر اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ صـ ۱۱۶

فضل

۱ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال صـ ۱۸۴

۲ - خدا کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو - اور نہ مفید ہو سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو صـ ۲۲۲

۳ - انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ اور جپ تپ کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے - اور

صفت کے طور پر وصال الٰہی کا انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا۔
حاشیہ ص ۳۶۵

فناء

۱۔ فناء انسانی روح کا سراسر عشق الٰہی میں غرق ہو جانے کا نام ہے ص ۳۶۵
۲۔ فناء خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی اور انسان کی محبت ذاتی سے ملکر پیدا ہوتی ہے ص ۳۶۵
۳۔ فناء وہ چیز ہے جس پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ ص ۳۶۵

ق

قادیان

۱۔ وجعلت قادیان کالقادسیۃ۔
قادیان کو قادسیہ سے مشابہت ص ۱۲۹
۲۔ خدا تعالیٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے ص ۳۲۶
۳۔ قادیان دمشق سے مشرق کی طرف ہے ص ۴۰
۴۔ قادیان انجمن کا ہمیشہ کے لئے مرکز ہوگا۔ ص ۳۲۶
۵۔ "قادیان کے آریہ اور ہم"
فروری ۱۹۰۷ء کی تصنیف ہے۔ اس رسالہ کی تصنیف کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے آریوں کا ایک رسالہ نکلتا تھا اس میں نہایت توہین آمیز الفاظ اور بدزبانی کے ساتھ حضورؑ کے نشانات کا انکار

اور شرمپت اور ملاوامل کی طرف منسوب کر کے کیا گیا تھا۔ حضورؑ نے اس رسالہ میں الٰہی تائیدات و نصرت کے عمومی بیان کے ساتھ بطور خاص ان نشانات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے جن کے عینی گواہ یہ دونوں شخص تھے اور پھر ان سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر وہ ان نشانات سے منکر ہیں تو مؤکد بعذاب قسم کھانے کی جرأت کریں۔ ص ۴۱۷ تا ص ۴۶۰
۶۔ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں ص ۴۱۹
۷۔ قادیان کے آریہ۔ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں کیونکہ خداؔ کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں۔ ص ۴۲۲
۸۔ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی ہے۔ ص ۴۲۵
۹۔ لیکھرام کی موت کا باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں۔ ص ۴۲۹
۱۰۔ اس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے کیونکہ جب وہ قادیان آیا تو ہندوؤں نے اُسے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بالکل غلط باتیں سنا کر برانگیختہ کیا۔ ص ۴۳۰

قرآن کریم

۱ - قرآن کریم معجزہ اور بے مثل ہے۔

۱۔ فصاحت و بلاغت کی رُو سے

۲ - غیب کے علوم کی وجہ سے حتیٰ کہ اس میں گذشتہ قصّے بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان ہوئے ہیں۔

۳ - کفار اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہے اور اب تک ہیں۔ ص ۳۴۲-۳۴۳

۲ - دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کے اس قانونِ قدرت کے مطابق ظاہر فرمایا ہے جو خدا کے فعل سے دنیا میں پایا جاتا ہے اور جو انسانی فطرت اور انسانی ضمیر میں منقوش ہے۔ حاشیہ ص ۲۵۰ نیز ص ۳۴۶

۳ - مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ کامل تعلیم (جو تمام انسانی قویٰ کی پرورش کرے) مَیں نے قرآن شریف میں ہی پائی ہے۔ ص ۱۶۶

۴ - جب ہم قرآن شریف کو دیکھتے ہیں تو ہم اس میں کھلے طور پر وہ وسائل پاتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی معرفت تامہ حاصل ہو سکے اور پھر خوف غالب ہو کر گناہوں سے رُک سکیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی پیروی سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہوتا ہے اور آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں اور انسان خدا سے علم غیب پاتا ہے۔ ص ۱۶۷

۵ - مَیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ذرا اِدھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو ذرا بھی چھوڑیگا جہنمی ہے۔ ص ۲۵۹

۶ - قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو۔ اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ ص ۶۴

۷ - اس خدا تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے۔ ص ۳۱۱

۸ - قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ حاشیہ ص ۳۱۱

۹ - شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔ ص ۴۱۲

۱۰ - قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اب اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے ص ۲۷۹

۱۱ - قرآن کریم کے معارف ان پر نہیں کھلتے جو دنیا کی آلودگیوں میں مبتلا ہوں۔ حسب آیت
لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ص ۲۷۹

۱۲ - قرآن کریم پر اس اعتراض کا جواب کہ اس میں

گذشتہ کتب کی تعلیمات سرقہ کرکے شامل کی گئی ہیں ۔ صـ ۳۴۲

۱۳ - اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کونسا استبعادِ عقلی ہوا ؟ صـ ۳۵۷

۱۴ - قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کہیں یہ حکم نہیں دیا کہ تم قرآن شریف کی تحریف نہ کرنا بلکہ فرمایا ہے ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ..... اسی وجہ سے قرآن شریف تحریف سے محفوظ رہا صـ ۱۴

۱۵ - قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے کہ جو ان کی نبوت کا اعلان فرمایا ۔ صـ ۳۵۸

۱۶ - یہ احسان قرآن شریف کا ہے کہ مسیح کی سچائی ظاہر کر دی ۔ ورنہ اگر قرآن نازل نہ ہوا ہوتا تو یہود اس حجت میں بظاہر حق بجانب معلوم ہوتے تھے کہ ہمارے مسیح کو نہ ماننے کی وجہ یہ ہے کہ ملاکی نبی کی کتاب کی رو سے الیاس کا آنا ضروری ہے ۔ صـ ۱۹

قربِ قیامت

قربِ قیامت کی علامات قرآن وحدیث سے ۔ صـ ۲۱۰ ، صـ ۲۱۱

قربانی

توبہ ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہیں ۔ صـ ۴۴۷

قدرت

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں ۔ صـ ۳۰۶

۲ - اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے ۔
اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاتا ہے ۔
دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے ۔ صـ ۳۰۴

۳ - قدرتِ ثانیہ

۱ - میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم قدرتِ ثانی کی انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرو ۔ صـ ۳۰۶

۲ - چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو صـ ۳۰۶

۳ - تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے ۔ اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت

۳ - کابل میں ہیضہ - حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کی شہادت کے بعد کابل میں شدید ہیضہ پھوٹا جس میں حکومت کے بڑے بڑے افراد اور امیر کے اقرباء اور عزیز ہلاک ہوئے۔ ص۴۲

۴ - اس بزرگ (حضرت شہید مرحوم) کے بار بار کے جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی انکو فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے تمام عمر میں یہ نمونہ ایمان داری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ ص۵۲

۵ - حضرت صاحبزادہ صاحب جب وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار فرماتے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے ص۵۳

۶ - کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند پڑا ہے جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے ص۵۳

۷ - حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دیدے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کے لئے یہی چاہا ہے ص۱۲۷

۸ - واقعہ شہادت کے اگلے دن ہی کابل میں ہیضہ پھوٹا اور امیر حبیب اللہ خان کے بھائی نصر اللہ خان کی بیوی اور بچہ ہلاک ہو گئے یہ شخص خونریزی کا اصل سبب تھا۔ چار سو کے قریب روزانہ آدمی مرتا تھا۔ ص۱۲۷

کافور

۱ - نیکوکار اسی دنیا میں کافوری شربت پی رہے ہیں جس نے اُن کے دلوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی کر دی ہے۔ اور دنیا طلبی کی پیاس بجھا دی ہے۔ ص۱۵۸

۲ - شربت کافوری یعنی گناہ کی محبت سرد کرنے کا کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے اس سے نہ پی لے۔ ص۲۳۵

کامل

۱ - انسان ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کا کمال صرف اتنا نہیں کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے۔ بہت سے جانور کچھ بھی گناہ نہیں کرتے تو کیا وہ کامل کہلا سکتے ہیں؟ ص۲۳۵

۲ - قرآن کریم نے بتایا ہے کہ کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ دو شربت نہ پی لے (۱) گناہ کی محبت ٹھنڈی ہونے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربت کافوری رکھا ہے۔ (۲) دوسرا شربت خدا کی محبت دل میں بھرنے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربت زنجبیل رکھا ہے ص۲۳۵

کتاب اللہ

خدا کی کتاب کا معیار یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے

کشف

مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف جنکا ذکر اس جلد میں ہے،

۱۔ میں نے کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ ...... جو نہایت خوبصورت و سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے تو وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے۔ کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دیں جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی۔ اس کشف کی تعبیر۔ ص ۵۷

۲۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے کشف کا مطلب ۔ حاشیہ ص ۳۷۵ و ۳۷۶

۳۔ ایک کاغذ پر لکھا ہوا دکھلایا گیا۔ تلک آیات الکتاب المبین یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ زلزلے نشان ہونگے ۔ حاشیہ ص ۳۹۶

۴۔ عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائینگے اور خدا انہیں برکت دیگا ۔ حاشیہ ص ۴۰۹

۵۔ بشمبرداس برادر لالہ شرمپت کیلئے دُعا کرنے کے بعد کشف میں دیکھا کہ "میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی سزا کا رجسٹر ہے۔ میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے گر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی۔ ص ۴۳۵

کشن سنگھ آریہ

یہ شخص حضور کے ایک نشان یعنی نواب محمد حیات سی۔ ایس۔ آئی کے متعلق دُعا اور انکی قبل از وقت بریت کی خبر کا گواہ ہے ۔ ص ۴۳۹

کفارہ

۱۔ کفارہ کی غیر معقولیت ص ۳۴۷

۲۔ خدا کی صفت عدل وانصاف سے بعید ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا دوسرے کو دی جائے۔ ص ۲۳۶

۳۔ کفارہ دنیائے عیسائیت سے گناہ کو مٹا نہ سکا ص ۲۳۷

۴۔ مسیح کی مظلومانہ موت سے کس طرح دوسروں کے دل گناہ کی خصلت سے پاک ہو سکتے ہیں؟ ص ۱۶۳

۵۔ کفارہ میں انصاف اور رحم دونوں کا خون ہے کیونکہ گنہگار کے عوض بے گناہ کو پکڑنا خلافِ انصاف ہے، اور بیٹے کو ناحق اس طرح سخت دلی سے قتل کرنا خلاف رحم ہے۔ ص ۱۶۳

۶۔ کفارہ کا مسئلہ تو حضرت عیسیٰؑ نے آپ ردّ کر دیا ہے جبکہ کہا کہ میری یونس نبی کی مثال ہے اب اگر حضرت عیسیٰؑ درحقیقت صلیب پر

مرگئے تھے تو اُن کو یونس سے کیا مشابہت ؟

ص ۳۵۸

گ

گلاب شاہ

۱۔ ضلع لدھیانہ کے ایک مجذوب اور صاحب کشف تھے انہوں نے میاں کریم بخش صاحب مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آئیگا ص ۳۶

۲۔ گلاب شاہ کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں مرگیا ہے۔ وہ دنیا میں واپس نہیں آئیگا۔ اس امت کے لئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے۔

ص ۳۷

گناہ

۱۔ گناہ ایک زہر ہے جو اوّل صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ ص ۲۸۷

۲۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسوقت مل سکتی ہے جب انسان سچے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ سے نجات پائے ص ۲۸۷

۳۔ آجکل دنیا میں گناہ کی کثرت کی وجہ کمی معرفت ہے۔ ص ۱۴۸

۴۔ انسان گناہ سے بچنے کیلئے معرفت تامہ کا محتاج ہے ص ۱۵۰

۵۔ دستور ہے کہ اکثر گناہ اس کی حالت میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ص ۱۷۶

۶۔ عیسائیت آریہ دھرم اور اسلام میں گناہ سے نجات پانے کے طریقوں کا باہمی تقابل اور موازنہ ص ۲۸۷ ـ ۲۸۹

ل

لالہ ملاوامل و لالہ شرمپت ساکنان قادیان

۱۔ سفر میں مصاحبت۔ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرتسر میں میرے ساتھ جاتے تھے ...... بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا۔

ص ۴۲۴

۲۔ ایک نشان کے گواہ۔

اس نشان (پیشگوئی کے مطابق رجوع خلائق) کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ ان کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو تبلائی گئی تھی۔ ص ۴۲۳

۳۔ اگر انہوں نے (جیسا کہ انکے حوالہ سے قادیان کے آریوں کے اخبار میں ذکر ہے۔ناقل) مجھ سے آسمانی نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ

دنیا میں کون جھوٹا ہوگا ...... جس نے محض افترا اور جھوٹ کے طور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دے دیا۔ صـ ۴۲۳

۴۔ خاص کر ان دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں کے گواہ رویت ہیں۔ صـ ۴۲۵

۵۔ میں اوّل تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کریں اور خواہ مقابل اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو نیچے لکھے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے۔ صـ ۴۳۴

۶۔ میں نے اس الہام کو یعنی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کو مہر میں کھدوانے کے لئے تجویز کی۔ اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مہر کے کھدوانے کیلئے امرتسر میں بھیجا۔ اور محض اس لئے بھیجا تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جائیں۔ صـ ۴۲۴

۷۔ لالہ ملاوامل ہی حضورؑ کی انگوٹھی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ والی امرتسر سے بنوا کر لایا تھا۔ صـ ۴۴۲

۸۔ ملاوامل ایک مرتبہ دق میں مبتلا تھا کہ حضورؑ کے پاس آکر رویا۔ حضور نے اسکے لئے دُعا کی تو الہام ہوا۔ یا نار کونی بردًا وسلامًا۔ چنانچہ وہ چند دن بعد صحتیاب ہوگیا۔ صـ ۴۴۳

۹۔ لالہ ملاوامل سے حضور کا مطالبہ کہ کیا وہ حضورؑ کی پیشگوئیوں کا ذاتی گواہ نہیں؟ اگر انکار ہے تو مؤکد بعذاب قسم کھائے۔ صـ ۴۴۳

۱۰۔ قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جس کو قریبًا دس برس گذر گئے۔ اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکّار فریبی ہے اور صرف دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکا نہ کھائیں اور اس کو مالی مدد نہ دیں۔ صـ ۴۲۵

۱۱۔ لالہ ملاوامل کا اشتہار اب تک میرے پاس موجود ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ صـ ۴۲۶

۱۲۔ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک شخص نے اس ترقی کے روکنے کے لیے پورا زور لگایا صـ ۴۲۶

۱۳۔ لالہ شرمپت نے اپنے بھائی بشمبر داس کے متعلق پیشگوئی پوری ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رقعہ لکھا کہ

"آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں اور مقبول کی۔ صـ ۴۳۵

۱۴۔ آٹھ نشانات پیش فرما کر جن کا گواہ شرپت ہے حضور فرماتے ہیں کہ اگر اسے انکار ہو تو

"شرپت کو چاہیئے کہ میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ ص۴۳۴ تا ص۴۴۲

لدھیانہ

میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اوّل مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا

ص۲۴۹ نیز دیکھیئے "لیکچر لدھیانہ"

لنگر خانہ

۱۔ لنگر خانہ بھی ایک مدرسہ ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ جو مہمان میرے پاس آتے جاتے ہیں جن کے لئے لنگر خانہ جاری ہے وہ میری تعلیم سنتے رہتے ہیں۔ ص۸۰

۲۔ اگرچہ لنگر خانہ کا فکر ہر روز مجھے کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ ص۹۰

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لنگر خانہ پر ماہوار پندرہ سو سے دو ہزار روپیہ خرچ آتا تھا۔ ص۴۲۳

لیکچر سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لیکچر جو ۲ر نومبر ۱۹۰۴ء کو سیالکوٹ کے عظیم الشان مجمع میں پڑھا گیا اور "اسلام" کے نام سے موسوم ہے اس لیکچر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت اور ہندومت پر اسلام کی برتری ثابت فرمائی ہے اور اسلام زندہ مذہب ہونے کا یہ ثبوت بڑی شرح و بسط سے پیش فرمایا ہے کہ اس کی حفاظت اور آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ حضورؑ نے اس لیکچر میں مسیح موعود و کرشن ہونے کے دعاوی کو بھی پیش فرمایا ہے۔

ص۲۰۱ تا ص۲۴۸

لیکچر لدھیانہ

یہ لیکچر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۴ر نومبر ۱۹۰۵ء کو ہزاروں آدمیوں کی موجودگی میں لدھیانہ میں دیا۔ اس لیکچر میں حضورؑ نے اپنے اور اپنی جماعت کے مسلمان ہونے۔ اپنے دعاوی کی صداقت کے دلائل وفات مسیح۔ مسئلہ جہاد۔ اسلام کی حقیقت و حقانیت کو نہایت وضاحت سے پیش فرمایا ہے۔ اور اس امر پر بہت تحدی سے دعویٰ پیش کئے ہیں کہ میں مفتری نہیں ہوں بلکہ صادق ہوں۔ مفتری کبھی نصرت الٰہی سے نوازا نہیں جاتا۔

ص۲۴۹ تا ص۲۹۸

لیکھرام

۱ ۔ خدا نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بدزبانی کی پاداش میں چھ برس کی میعاد میں قتل کیا جائیگا۔ وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کرکے راکھ کا ڈھیر ہو گیا ۔ ص ۴۲۷

۲ ۔ میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کرکے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اسکو بچا نہ سکا ۔ ص ۴۲۹

۳ ۔ لیکھرام کی پیشگوئی کی تفاصیل ص ۴۲۲ و ص ۴۲۹

۴ ۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان نشان ہے ص ۲۹۸

۵ ۔ لیکھرام کی پیشگوئی ایسی عیاں حال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان کے ہندو اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دیئے ہیں ۔ ص ۴۲۰

۶ ۔ لیکھرام نے پیشگوئی کی میعاد میں تضرع اور خوف ظاہر نہ کیا اس لئے وہ میعاد کے اندر ہی مر گیا ۔ ص ۴۲-۴۳

۷ ۔ اگر لیکھرام نرمی اور تواضع اختیار کرتا ۔ تو بچایا جاتا ۔ ص ۴۳۰

۸ ۔ لیکھرام کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے ۔ ص ۴۳۰

۹ ۔ لیکھرام نے پیشگوئی سننے کے بعد زبان درازی شروع کی ...... اس لئے اس کی اصل میعاد بھی پوری نہ ہونے پائی اور ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا ۔

حاشیہ ص ۴۳۰

لیمارچنڈ (انگریز پولیس کپتان)

ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل میں عبدالحمید نامی ایک نوجوان کو اقبالی مجرم بنا کر تیار کیا گیا کہ وہ یہ جھوٹا بیان دے کہ میں مرزا صاحب کا مرید ہوں۔ اور مرزا صاحب نے مجھے مارٹن کلارک کے قتل پر مامور کیا تھا ۔ عبدالحمید نے کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں یہی بیان دیا ۔ چنانچہ جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان پولیس مسٹر لیمارچنڈ کے سپرد کیا گیا ۔ تو اس نے اصل حقیقت عبدالحمید سے معلوم کر لی اور ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے اصل حقیقت مقدمہ معلوم کر لی ہے ۔ چنانچہ پھر مقدمہ جب گورداسپور میں پیش ہوا تو ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں کپتان پولیس لیمارچنڈ کو حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفیہ بیان لکھوایا ۔

ص ۲۶۹-۲۷۰ نیز دیکھو زیر عنوان "ڈگلس" و "عبدالحمید" و "مارٹن کلارک"

م

مادہ اور روح

۱ ۔ مادہ کے ازلی قرار دینے سے (جیسا کہ آریوں کا

عقیدہ ہے یہ راہ کھل جاتی ہے کہ پھر ان کا انفصال اور اتصال بھی خود بخود ہے۔ اور کسی پرمیشر کے وجود کی ضرورت نہیں۔ ص ۲۲۹

۲۔ اس عقیدہ میں ایک بھاری فساد ہے کہ یہ عقیدہ انادی (ازلی) ہونے کی صفت میں ذرہ ذرہ کو خدا کا شریک ٹھہراتا ہے ص ۲۳۱

۳۔ اگر مادہ کے ذرات اور روح کو قدیم غیر مخلوق اور قائم بالذات مانا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم۔ توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ (کیونکہ خدا جس چیز کا خالق نہیں اس کا حقیقی علم اسکو نہیں ہوگا اور ازلیت میں روح و مادہ خدا کے شریک ہونگے۔) ص ۳۶۰ و ص ۳۶۳ تا ص ۳۶۷

مارٹن کلارک

۱۔ ایک عیسائی پادری جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ کھڑا کیا جس میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضور کے خلاف گواہی دی۔ اس مقدمہ کی سماعت کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے کی تھی۔ اس مقدمہ میں بنیادی گواہ عبدالحمید نے آخر اقرار کیا کہ اصل حقیقت کچھ نہیں صرف پادریوں نے مجھے اپنی سازش کا آلہ کار بنایا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بری قرار دیئے گئے اور کپتان ڈگلس نے آپ کو کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔ ص ۲۶۸-۲۶۹ نیز دیکھو زیر ڈگلس۔ عبدالحمید۔ بیمار خدا۔

۲۔ اس کی کوٹھی پر عبداللہ آتھم نے کہا۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال نہیں کہا۔ ص ۲۰۵-۲۰۶

مباحثہ کابل

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی درخواست پر امیر کابل نے خان ملا خان اور آٹھ مفتیوں سے آپ کا مباحثہ کروایا جو کابل کی شاہی مسجد میں ہوا۔ یہ بحث تحریری تھی۔ اور صبح سات بجے سے تین بجے تک جاری رہی۔ اس دوران آٹھ برہنہ شمشیروں والے سپاہی حضرت صاحبزادہ صاحب کے سر پر کھڑے رہے۔ اس بحث کا ثالث لاہور کے ایک ڈاکٹر کو مقرر کیا گیا تھا جو سلسلہ کا مخالف تھا امیر نے بحث کے کاغذات نہیں دیئے۔ ص ۵۴-۵۵

متھرا داس

تحصیل بٹالہ کے تحصیلدار حافظ ہدایت علی کا سررشتہ دار تھا حضورؑ نے اپنے ایک نشان کے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اسی نے چندا سنگھ نامی سکھ کے خلاف مقدمہ کے متعلق حضور کو اطلاع دی تھی کہ حضور کے حق میں ڈگری ہوگئی ہے۔ ص ۴۳۸

مجاہدہ

۱۔ پاکیزہ زندگی حاصل کرنے کے لئے تین باتوں میں سے پہلی تدبیر مجاہدہ ہے کہ انسان جہاں تک

۸ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئیں بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں - یہی وجہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں - ص۲۷۴

۹ - ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ روحانیہ کی رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں ص۲۸۹

۱۰ - میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلعم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں - ص۲۶۰

۱۱ - ا - ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں -

(ب) اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے -

ج - یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبیؐ کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے - ص۳۵۴

۱۲ - ا - موسیٰ نے کافروں کے مقابل تلوار اٹھائی اور آنحضرت صلعم نے بھی مسلمانوں کی حفاظت کیلئے تلوار اٹھائی

(ب) حضرت موسیٰ کے سامنے ان کا سخت ترین دشمن فرعون غرق کیا گیا - اور آنحضرت صلعم کے سامنے بھی آپ کا سخت ترین دشمن ابوجہل قتل کیا گیا - ص۳۰

نیز دیکھئے ص۱۲ و ص۲۱۲

۱۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت یوسف علیہ السلام سے مشابہت - ص۲

۱۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ مانگا - چاہیئے تھا کہ آپ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہوں نے بشر ہونے کی معذوری ظاہر فرمائی - ص۱۷ و ص۲۹۶

۱۵ - ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے - ص۴۱۴

محمد اقبال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہونے والے ایک ہندو جو ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء سے ایک دو دن پہلے مسلمان ہوئے - ص۳۹۷

مولوی محمد حسن

لدھیانہ کے مولوی تھے - حضور نے ان کا ذکر لیکچر لدھیانہ میں فرمایا ہے - ص۲۵۵

برگیڈیر محمد حسین کوتوال

حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کا شاگرد اور امیر کابل کا مقرب جسے آپ نے کابل واپس جانے

سے پہلے امیر سے اجازت لینے کے لئے خط وکتابت فرمائی تھی۔ ص ۴۹-۵۰

مولوی **محمد حسین** بٹالوی

۱۔ ایک پادری کے قتل کرنے کے الزام میں عدالت میں میرے خلاف گواہی دی تھی۔ ص ۲۵۱

۲۔ مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تھی کہ وہ دلائل و براہین سے عاجز آگیا ہے۔ ص ۲۵۱

۳۔ براہین احمدیہ جس کا ریویو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے۔ ص ۲۵۵، ص ۳۴

نواب **محمد حیات** خان سی۔ایس۔آئی

یہ معطل ہو گئے تھے اور مقدمہ سے بریت کی کوئی امید نہیں تھی۔ انہوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ وہ بری کیا جائے گا اور کشف میں حضور نے اسے عدالت کی کرسی پہ بیٹھا دیکھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ص ۴۳۹

حکیم **محمد شریف** کلانوری

جن کی معرفت امرتسر میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی بنوائی گئی۔ ص ۴۲۴

منشی **محمد عمر**

لدھیانہ کے رہنے والے تھے حضور نے لیکچر لدھیانہ میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ص ۲۵۵

نواب **محمد علی خان** رئیس مالیر کوٹلہ

مدرسہ احمدیہ قادیان کے انتظام کے سلسلہ میں آپکا ذکر ص ۴۹

حکیم مرزا **محمود** ایرانی

۱۔ اگست ۱۹۰۴ء کو لاہور میں فروکش تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مقابلہ کے خواہشمند تھے حضور نے عدم فرصت کی بناء پر مقابلہ سے معذوری کا اظہار فرمایا۔ البتہ انہیں تصفیہ کی آسان راہ یہ بتلائی کہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" کے موضوع پر حضور کا جو لیکچر ہے پیسہ اخبار لاہور میں شائع کر دیا جائے اور اس کے مقابل پر مرزا محمود بھی اپنا مضمون اسی اخبار میں شائع کریں پبلک خود فیصلہ کرے گی کہ کس کا مضمون صداقت اور دلائل قویہ پر مبنی ہے۔ ص ۱۴۶

۲۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بذریعہ خط آیت فوجدھا تغرب فی عین حمئۃ کی تفسیر پوچھی تھی۔ اس آیت کی تفسیر ص ۱۹۹

حضرت **محی الدین** ابن العربیؒ

حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء صینی الاصل ہوگا۔ یعنی مغلوں میں سے۔ اور وہ توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی بعد اس کے وہ پیدا ہوگا ص ۳۵

مخزیات

خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت

کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں۔

۱۔ اول یہ کہ ایسے اعتراضات جو رسوا کرنے کی نیّت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کردینگے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کردینگے۔ تب ان کے معدوم ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہوجائینگے۔ صـ ۳۰۲

مدرسہ قادیان

۱۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ نوعمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت تیار ہوجاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اُن کے ماں باپ بھی اس سلسلہ میں داخل ہوجاتے ہیں۔ صـ ۷۹

۲۔ میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے تو بڑی برکات کا موجب ہوگا اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آسکتی ہے۔ صـ ۷۹

۳۔ مدرسہ قادیان کے لئے امداد کی اپیل صـ ۹۹

مذہب

۱۔ معیارِ صداقت۔ سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان پر وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں۔ صـ ۱۴۸

۲۔ مذہب وہی سچا ہے جو یقین کامل کے ذریعہ سے خدا کو دکھلا سکتا ہے۔ اور درجہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ تک پہنچا سکتا ہے۔ صـ ۱۶۲

۳۔ زندہ اور سچے مذہب کی مابہ الامتیاز صفات زندہ نشانات اور مکالمہ الٰہیہ صـ ۳۵۱ و صـ ۳۵۲

۴۔ مذہب کی اصل غرض اس سچے خدا کو پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا۔ اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے۔ صـ ۱۴۸

۵۔ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہوکر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جائے۔ اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔ صـ ۳۵۲

۶۔ مذہب کی غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کرکے اس لائق بناوے کہ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے اور یقین اور محبت اور معرفت اور صدق و صفا سے بھر جائے اور اس میں ایک

مذہبی آزادی

مرہم عیسیٰ

مریم

بعض افراد اس اُمت کے ابن مریم کہلائیں گے کیونکہ اوّل مریم سے ان کو تشبیہ دیکر پھر مریم کی طرح نفخ رُوح ان میں بیان کیا گیا ہے ص ۱۸۶

مسلمان

۱ - سوقت مسلمان اَسْلَمْنَا میں تو بے شک داخل ہیں مگر آمنّا کی ذیل میں نہیں ص ۲۹۵
نیز دیکھیئے زیر "امت"

۲ - اس زمانہ کے مسلمان مغز کو چھوڑ کر پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہیں ص ۲۹۴

۳ - آخری زمانہ کے مسلمانوں کی یہود سے مشابہت ص ۲۱۴ - ۲۱۵

۴ - مسلمان علماء - نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے - ص ۳۳۱

۵ - اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے تو اب تک تمام باشندے اس ملک کے جو مسلمان کہلاتے ہیں مجھے قبول کر لیتے - پس تمام منکروں کا گناہ اُن لوگوں کی گردن پر ہے - ص ۶۶

۶ - افسوس اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں - ص ۳۳۶

۷ - (مسلمانوں کا) عام عقیدہ ہے کہ الہام امرِ ظنّیہ میں سے ہے - اس عقیدہ کی تردید - ص ۲۱۳

۸ - جس قدر مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے یہ کھول کر سُنا دیا ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گیا اور پھر دُنیا میں نہیں آئیگا ہاں اس کا مثیل آنا ضروری ہے اگر اس قسم کی تصریح ملاکی نبی کے صحیفہ میں ہوتی تو یہود ہلاک نہ ہوتے - ص ۲۱

۹ - اگر خدا تعالیٰ کی منشاء یہ ہوتی کہ مسلمان جنگ کریں تو وہ اسلحہ سازی کے فن میں مسلمانوں کو برتری دیتا - ص ۸۹

مسیح موعود علیہ السلام

۱ - پیدائش (حضرت محی الدین ابن العربی کی پیشگوئی کے مطابق) "میری پیدائش اس طرح ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا - اوّل لڑکی اور بعد میں پیدا ہوا - ص ۳۵

۲ - دعویٰ سے قبل گمنامی کی کیفیت اور بعد دعویٰ مرجع خلائق ہونے کا ذکر - ص ۴۲۴

۳ - وحی و الہام کی ابتداء - اس بات کا ثبوت کہ حضور پر وحی و الہام کم از کم ۱۸۷۲ء سے شروع ہوا - حضور فرماتے ہیں :-
"یہ خلاصہ ہے اس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس [۲۶] برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے - اور اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے جسکو کم سے کم پینتیس [۳۵] برس ہوتے ہیں" (۱۹۰۷ء) ص ۴۲۰

۴ ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بیس سال سے مسیح موعود بنایا ہے۔ وانی جعلت مسیحا منذ نحو عشرین اعوام ص ۹۶

۵ ۔ منجانب اللہ ہونے پر قسم۔

۱۔ مَیں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں۔ کذّاب نہیں۔ ص ۲۷۵

۲۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں اور اس کی طرف سے آیا ہوں۔ ص ۲۷۵

۳۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں ص ۲۹۰

۴۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریبًا ہر روز مشرف ہوتا ہوں ص ۳۵۳

۵۔ مَیں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح بن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ ص ۲۱۱

۶ ۔ علامات ظہور مسیح موعود جو پوری ہوگئیں

جیسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جبکہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں۔ ص ۱۸۴

ان علامات کی تفصیل صفحات ۴-۳۶-۴۰ و ۴۶ و ۱۸۴ و ۲۹۶ پر دیکھیں۔

۷ ۔ زمانہ بعثت

۱۔ یاد رہے کہ جو شخص اُترنے والا تھا وہ عین وقت پر اُتر آیا۔ اور آج تمام نوشتے پورے ہوگئے۔ تمام نبیوں کی کتابیں اسی زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں۔ ص ۲۴

۲۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا۔ ان کی کتابوں میں صاف لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے اخیر پر مسیح موعود آئے گا۔ ص ۲۴

۳۔ اسلام میں جس قدر اہل کشف گذرے ہیں کوئی اُن میں سے مسیح موعود کا زمانہ مقرر کرنے میں چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھا ص ۲۱۲

۸ ۔ بعثت لکھا تھا کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ ص ۲۵

۹ - اللہ تعالیٰ نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا ہے۔ ص ۱۲۲

۱۰ - بعثت کی غرض

۱ - میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید و تائید ہے۔ ص ۲۷۹

۲ - خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ ص ۱۸۰

۳ - خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ ص ۳۰۷

۱۱ دعویٰ نبوت

۱ - خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے ص ۴۱۳

۲ - ذار سلغی وصافی نبیاً اللہ نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ ص ۸۷

۳ - مسیح موعود کی نبوت ظلی طور پر ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے ص ۲۵

۴ - میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں ص ۴۱۳

۱۲ - دعویٰ مسیح موعود

۱ - وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا ۔۔۔۔۔۔ وہ میں ہی ہوں ص ۳

۲ - اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گذرے ہیں۔ مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا۔ لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہ موعود تھا۔ ص ۳۱

۱۳ - وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ خدا اپنے ہاتھ سے اس کی روح پر اپنی ذاتی محبت کا عطر ملے گا۔ ص ۱۷۸

۱۴ - مسیح موعود کی آدم سے مشابہت

۱ - قرآن شریف بلکہ اکثر پہلی کتابوں میں بھی یہ نوشتہ موجود ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت پر آئیگا ضرور ہے کہ وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا۔ ص ۱۷۸ ص ۱۸۵

۲ - مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ میں پیدا کیا۔ آدم جوڑا تھا اور بروز جمعہ پیدا ہوا تھا اسی طرح پر یہ عاجز بھی جو مسیح موعود ہے جوڑا پیدا ہوا اور بروز جمعہ پیدا ہوا۔ ص ۲۰۹

۱۵ - مسیح موعود ذوالقرنین ہے -

۱- سورۃ الکہف کی آیات متعلقہ ذوالقرنین میں
مسیح موعود کے لئے پیشگوئی ہے مسیح موعود
ذوالقرنین بھی ہے - ص ۱۹۹

۲- مسیح موعود نے ہجری عیسوی اور بکری
ہر صورت میں دو صدیوں کو پایا ہے ص ۱۹۹

۳- ذوالقرنین نے جن دو قوموں کو دیکھا۔
ان سے مراد عیسائی اور مسلمان ہیں - ص ۱۹۹

۱۶ - کرشن ہونے کا دعویٰ ص ۲۲۸

۱۷ - مسیح ابن مریم سے مشابہت - سولہ خصوصیات میں
دیکھو ص ۳۱ تا ص ۳۵

۱- موعود ہونے کی خصوصیت "اسلام میں ہزار ہا ولی
اور اہل اللہ گذرے ہیں مگر کوئی موعود نہ تھا لیکن
جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہ موعود تھا"
ایسا ہی عیسیٰ علیہ السلام بھی بنی اسرائیل کیلئے موعود نبی تھے

۲- جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت
یہود کی سلطنت برباد ہو چکی تھی۔ اسی طرح
اسلامی سلطنت ہندوستان سے جا چکی تھی۔

۳- جس طرح عیسیٰ کی بعثت کے وقت یہود
کئی فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے اسی طرح مسلمان
بھی بہت سے فرقوں میں منقسم ہو کر حکم کے
محتاج تھے -

۴- عیسیٰ علیہ السلام بھی جہاد کیلئے مامور نہ تھے۔
اسی طرح آخری مسیح بھی جہاد کیلئے مامور نہیں ہے

۵ - جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے وقت یہودی
علماء کی دینی و اخلاقی حالت بگڑ گئی تھی - وہی
حالت اکثر علمائے اسلام کی اس وقت ہو رہی ہے

۶- حضرت عیسیٰ قیصر روم کی عملداری میں مبعوث
ہوئے تھے اور میں بھی قیصر کی عملداری میں مبعوث
ہوا ہوں - یہ قیصر اُس قیصر سے بہتر ہے -

۷- جس طرح مذہب عیسائی آخر کار قیصری قوم
میں گھس گیا میں دیکھتا ہوں کہ یورپ اور
امریکہ میں میرے دلائل کو بڑی دلچسپی کے
ساتھ دیکھا جاتا ہے ...... اور میری تائید اور
تصدیق میں ایسے الفاظ لکھے ہیں کہ ایک عیسائی
کے قلم سے ایسے الفاظ کا نکلنا مشکل ہے -
بعض نے صاف لفظوں میں لکھ دیا ہے کہ
یہ شخص سچا معلوم ہوتا ہے -

۸ - جس طرح مسیح کے وقت ذوالسنین ایک
ستارہ نکلا تھا - میرے وقت میں بھی وہی
ستارہ نکلا ہے -

۹ - مسیح کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو سورج
کو گرہن لگا - میرے وقت میں دارقطنی اور
انجیلوں کی خبر کے مطابق سورج اور چاند کو
رمضان میں گرہن لگا -

۱۰ - یسوع مسیح کو دُکھ دینے کے بعد یہودیں

سخت طاعون پھیلی تھی - اور میرے وقت میں
بھی سخت طاعون پھیلی -
۱۱- یسوع کو یہودی علماء نے باغی قرار دینے
کی کوشش کی اور اس پر مقدمہ بنایا گیا اور
زور لگایا گیا کہ اس کو موت کی سزا دی جائے -
ایسا ہی ایک خونی مقدمہ مجھ پر بھی بنایا گیا -
اور مجھے حکومت کا باغی بنانے کی کوشش کی گئی -
۱۲- جب یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا
تو ایک چور بھی ساتھ تھا - جس دن مجھے
اس خونی مقدمہ سے بری کیا گیا تو ایک
عیسائی چور بھی اس دن میرے ساتھ پیش ہوا
۱۳- جب عیسیٰ علیہ السلام کو پیلاطوس کے
سامنے لایا گیا اور سزائے موت کی درخواست
کی گئی تو پیلاطوس نے کہا میں اس کا کوئی
گناہ نہیں پاتا جس سے یہ سزا دوں - ایسا ہی
کپتان ڈگلس ضلع مجسٹریٹ نے میرے ایک
سوال کے جواب میں مجھ کو کہا - میں آپ پر
کوئی الزام نہیں لگاتا -
۱۴- یسوع مسیح بن باپ ہونے کی وجہ سے
بنی اسرائیل میں سے نہ تھا - ہاں ہمہ موسوی
سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا - جو موسیٰ سے
چودھویں صدی بعد پیدا ہوا - ایسا ہی
میں بھی خاندان قریش سے نہیں ہوں -
اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں -
اور سب سے آخر ہوں -
۱۵- مسیح کے عہد میں دنیا جدید ہو گئی تھی -
ڈاک اور سڑکوں کا انتظام اور مسافروں کی
سہولت اور قانون معدلت نہایت عام
ہو گیا تھا - ایسا ہی میرے وقت میں ہے -
۱۶- حضرت مسیح بن باپ پیدا ہونے میں آدم
سے مشابہ تھے - ایسا ہی میں بھی توام
پیدا ہونے میں آدم سے مشابہ ہوں -
ص ۳۱ تا ۳۵

۱۸- مسیح موعود علیہ السلام کی مسیح اسرائیلی سے
مشابہت - ص ۲۱۳ و ص ۲۱۵
۱۹- مسیح موعود اس پہلے مسیح کے رنگ پر آئیگا
یعنی نہ وہ جہاد کرے گا نہ تلوار اٹھائے گا
بلکہ پاک تعلیم اور آسمانی نشانوں کے ساتھ
دین کو پھیلائیگا - ص ۱۶-۱۷

۲۰- مسیح ابن مریم سے افضلیت کا دعویٰ

۱- خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ایک
غلام غلمانِ محمدی سے یعنی عاجز اس کا
مسیح کا مثیل کرکے اس امت میں پیدا
کیا اور اس کی نسبت اپنے فضل اور
انعام کا زیادہ حصہ اسکو دیا تا عیسائیوں
کو معلوم ہو کہ تمام فضل خدا تعالےٰ کے

۳۱ - مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ - یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں
ص ۲۱۲

۳۲ - حضور کے وحی و الہام کی خصوصیات

۱- وحی فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی۔

۲- تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔

۳- تواتر - کثرت اور اعجازی طاقتوں کا کرشمہ۔

۴- ہر ایک حصہ قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا۔ ص ۴

۳۳ - آنحضرت صلعم سے عشق

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم
ص ۲۴۸

۳۴ - انبیاء سے محبت

خدائے عزّ و جلّ کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ (آریہ) تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا ناگوار نہ ہوتا۔ جیسا کہ ان کی ان گالیوں سے جو ہمارے ان برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں
ص ۴۳۲

۳۵ - قوم سے محبت

ہر شب ہزار غم بمن آید ز درد قوم
یارب نجات بخش ازیں روز پر شرم
یارب بآب چشم من ایں کشت شاں بشو
کامروز تر شدست ازیں درد بسترم
ص ۲۴۸

۳۶ - مخالفین کے لئے دُعا

ثم انی قمت لہم فی لیال مبارکۃ ودعوت لہم فی اسحارھا لعلہم یرحمون۔

میں نے کتنی ہی بابرکت راتوں کی تاریکیوں میں ان کے لئے دُعا کی کہ ان پر رحم کیا جائے۔
ص ۱۲۳

۳۷ - دشمنوں کے لئے دُعا

ربّ لا تؤاخذ من عادانی فانہم لا یعرفونی ولا یبصرون - رب فارحمہم من عندک واجعلہم من الذین یہتدون۔

اے اللہ! جو لوگ مجھ سے دشمنی کرتے ہیں ان سے مواخذہ نہ فرما وہ مجھے پہچانتے نہیں اور نہ وہ دیکھتے ہیں۔
اے اللہ! ان پر اپنا رحم فرما اور انہیں ہدایت پانے والوں میں سے بنا۔ ص ۱۱۸

۳۸ - اپنے لئے دُعا

سو میں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع بن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ لیکن خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ ص ۴۰۹

۳۹ - ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں ان کو نامراد رکھوں گا۔"

اِس سلسلہ میں آریوں اور عیسائیوں کی کوششوں کی تفصیل - ص ۴۲۶ و ص ۴۲۷

۴۰ - بعثت کے وقت سے ہی دنیا میں ایک عظیم انقلاب آ رہا ہے -

۱- یورپ و امریکہ کے لوگ جو مسیح کی خدائی کے دلدادہ تھے اس عقیدہ کو چھوڑ رہے ہیں۔

۲ - جو قوم باپ دادوں سے بتوں پر فریفتہ تھی انکو سمجھ آ گئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں

۳- بیہودہ رسوم و بدعات و شرک لوگ چھوڑ رہے ہیں - ص ۱۸۱

۴۱ - یورپ و امریکہ میں میرے دعویٰ اور دلائل کو بڑی دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے ... اور خود بخود صدہا اخبار نے میرے دعویٰ اور دلائل کو شائع کیا ہے - اور میری تائید و تصدیق میں ایسے الفاظ لکھے ہیں کہ ایک عیسائی کے قلم سے ایسے الفاظ نکلنا مشکل ہے - یہاں تک کہ بعض نے صاف لفظوں میں لکھ دیا ہے کہ یہ شخص سچا معلوم ہوتا ہے - ص ۳۳ و ص ۱۸۱

۴۲ - (یورپ و امریکہ کے بعض اخبارات نے) یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ عین وقت پر ہے - اور وقت خود ایک دلیل ہے - ص ۳۳

۴۳ - نشانات اور پیشگوئیاں - مقابلہ

۱- کیا زمین پر کوئی* ایسا انسان زندہ ہے جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کرکے مجھ پر غالب آسکے؟ ص ۳۶

۲ - مجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ ص ۳۷

۳ - اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ مکفر مسلمان میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیشگوئیوں کو جس کا آسمان سے اُترنا خیال کرتے ہیں۔ صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اسکو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں ص ۴۴

۴ - اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر

ہو چکے ہیں۔ ص ۴۳

۵۔ دوستوں کے لئے بھی نشان ظاہر ہوئے دشمنوں کی تنبیہ کے لئے بھی اور میری ذات کیلئے بھی اور ایسا ہی میری اولاد کے متعلق۔ اگر وہ سب نشان تحریر کئے جائیں تو وہ ایک کتاب جس میں وہ قلمبند ہوں ہزار جزو سے بھی زیادہ ہو ص ۴۱۱

۶۔ اگر کوئی دشمن چالیس روز بھی میرے پاس رہے تو کوئی نشان دیکھ لیگا ص ۱۹۸ و ص ۲۹۸

۷۔ <u>چار عظیم الشان پیشگوئیاں</u>

۱۔ تو اکیلا نہیں رہیگا بلکہ لوگ فوج در فوج تیرے ساتھ ہو جائیں گے۔

۲۔ ان لوگوں سے بہت مالی مدد ملیگی۔

۳۔ لوگ کوشش کرینگے کہ اس سلسلہ کو معدوم کردیں مگر ناکام رہیں گے۔

۴۔ سلسلہ کے دو مرید شہید کئے جائینگے ص ۱۹۴

۸۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو قبل از وقت خبر دی گئی کہ ان کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا جس کے بدن پر پھوڑے ہونگے۔

۲۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے صاحبزادے عبدالرحیم شدید بیمار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تیری شفاعت سے یہ لڑکا اچھا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ دعا سے اچھے ہو گئے۔

۳۔ اسی طرح نواب صاحب کے دوسرے صاحبزادے عبداللہ خان ایک دفعہ خوفناک بیماری میں مبتلا ہو گئے اور اسکی شفاء کی نسبت خبر دی گئی وہ بھی دعا سے اچھے ہو گئے۔

۹۔ حضورؑ کی آٹھ پیشگوئیاں جو پوری ہوئیں اور لالہ شرمپت ذاتی طور پر انکا گواہ تھا۔ ص ۴۴۱-۴۳۴

۱۰۔ ان آٹھ پیشگوئیوں کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔" ص ۴۴۲

۱۰۔ لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کی تفصیل۔ ص ۴۲۹ - ۴۳۷

۱۱۔ خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کرونگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا عنقریب

اسکو ظاہر کریگا تا وہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔ ص ۴۱۸

۱۲۔ قرب وفات کے متعلق الہامات (دسمبر ۱۹۰۵ء) ص ۳۰۱ و ص ۴۰۲

۱۳۔ سلسلہ احمدیہ کے غلبہ کی پیشگوئی۔ ص ۴۰۹

معجزہ

نشاناتِ نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئیوں کو قرار دیا گیا ہے پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں ص ۲۵۹

معراج

آنحضرت صلعم نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ نبیوں میں ہی دیکھا ہے ص ۲۶۶

معرفت

۱۔ معرفت تامہ قائم مقام دیدار الٰہی ہے۔ ص ۱۴۸

۲۔ جہنمی زندگی سے نجات معرفت الٰہی پر موقوف ہے۔ ص ۱۴۹

۳۔ معرفت انسان کو ان تمام کاموں سے روکتی ہے جن میں انسان کے جان و مال کا نقصان ہو ص ۱۵۰

۴۔ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے۔ ص ۱۵۰

۵۔ ناقص معرفت کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ص ۱۵۱

۶۔ جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔ ص ۱۵۱

مقرب جمع مقربین

۱۔ مقربین کی علامات پر حضور نے عربی زبان میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جو اس جلد میں موجود ہے۔

۲۔ مقربین کے فیوض سے خلق پرورش پاتی ہے ص ۱۰۱

۳۔ مقربین حجۃ اللہ ہوتے ہیں۔ ص ۱۰۱

۴۔ مقربین کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی طرح مخفی رکھتا ہے۔ ص ۱۰۲

۵۔ مقربین کے قلوب میں اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے کشش اور جذب پیدا کرتا ہے۔ ص ۱۰۳

۶۔ مقرب کی صحبت آسمانی بلاؤں سے اہل زمین کے لئے تعویذ کا کام دیتی ہے۔ ص ۱۰۵ و ص ۱۱۷

مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ

دیکھیے زیر عنوانات "وحی والہام" و "نبی" و "مسیح موعود"

۱۔ جس دین میں یہ قوت نہیں کہ اس کمال تک پہنچاوے۔ اور اپنے سچے پیروؤں کو خدا کا ہمکلام بنائے وہ دین منجانب اللہ نہیں۔ ص ۱۶۲

۔ جس دل میں یہ خواہش اور طلب نہیں کہ خدا کا مکالمہ و مخاطبہ یقینی طور پر اس کو نصیب ہو وہ ایک مردہ دل ہے ص ۱۶۲

۔ خدا تعالیٰ پر یقین حاصل کرنے کے لئے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ضروری ہے۔ ص ۱۶۲

۲۔ مقربین کی ایک علامت یہ ہے کہ ان پر ملائکہ برکات لے کر نازل ہوتے ہیں۔ اور انہیں مکالمات و مخاطبات الٰہیہ جو غیب کی خبروں اور بشارات پر مشتمل ہوتا ہے سے مشرف و مکرم

موازنہ

۱۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیمات کا موازنہ ص ۱۶۶

۲۔ عفو اور انتقام کے بارے میں قرآن اور انجیل کی تعلیمات کا موازنہ ص ۳۴۵ تا ص ۳۴۷

موسیٰؑ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں ص ۱۲، ص ۳۰، ص ۲۱۲

۲۔ موسیٰؑ کے مذہب پر یونانیوں اور رومیوں کی کتابوں میں یہ اعتراض ہے کہ کئی لاکھ شیرخوار بچے اس کے حکم سے اور نیز اس کے خلیفہ یشوع کے حکم سے قتل کئے گئے ص ۲۶

۳۔ موسیٰؑ کی والدہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے معصوم بچے کو دریا میں ڈال دیا اور اس الہام کی سچائی میں کچھ شک نہ کیا نہ ظنی سمجھا۔ ص ۴۱۳

۴۔ حضرت موسیٰؑ کی وفات کا اقرار۔

حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں نوت ہو گئے ص ۳۰۵

مومن

میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر۔ عمر۔ عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں ص ۲۹۴

مہدی

۱۔ وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں ..... تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا ..... وہ میں ہی ہوں۔ ص ۴۳

۲۔ خونی مہدی کی حدیثیں مخدوش ہیں۔ یہی مذہب مولوی محمد حسین بٹالوی اور میاں نذیر حسین دہلوی کا تھا۔ ص ۲۷۹

(ن)

نبوت

۱ نبوت کی تعریف

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اُس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ ص ۳۱۱

۲۔ نبوت محمدیہ

اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر

نہیں......اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت
اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام
مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا ۔ صفحہ ۳۱۱

۳ ۔ نبوت تشریعی

نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے ۔ حاشیہ صفحہ ۳۱۱

نبی

۱ ۔ تعریف

نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ
کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ
مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے
لئے مامور ہو یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت
لائے ۔ صفحہ ۴۰۱ حاشیہ

۲ ۔ میرے نزدیک نبی اسکو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام
یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل
ہو ۔ صفحہ ۴۱۲

۳ ۔ امتِ محمدیہ میں صرف مسیح موعود کو نبی کا نام دینے کی وجہ

جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل
موسیٰ ہیں اور آپ کے خلفاء مثیل انبیاء بنی اسرائیل
ہیں تو پھر کیا وجہ کہ مسیح موعود کا نام احادیث میں
نبی کرکے پکارا گیا ہے مگر دوسرے تمام خلفاء کو
یہ نام نہیں دیا گیا ۔

جواب :۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم الانبیاء تھے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا
اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا
جاتا تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا اور اگر
کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا
تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا
کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں ۔ صفحہ ۴۵

۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کو نبی کا نام
اس لئے نہیں دیا گیا کہ ختم نبوت کی حقیقت
لوگوں پر مشتبہ نہ ہو جائے ۔ صفحہ ۸۷

۵ ۔ معیار صداقت انبیاء

یہ تین علامتیں ہر سچے مامور من اللہ کی شناخت
کے لئے قدیم سے مقرر ہیں :۔

۱ ۔ عقل سلیم گواہی دے کہ وہ عین ضرورت
کے وقت آیا ہے ۔
۲ ۔ پہلے نبیوں کی پیشگوئی اس کے حق میں ہو ۔
۳ ۔ نصرت الٰہی و تائید آسمانی ۔ صفحہ ۲۴۱

۶ ۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور
خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کا ذریعہ
ان کے معجزات اور نشانات ہوتے ہیں ۔
صفحہ ۲۹۱

۷ ۔ انبیاء کے لئے معیار صداقت اور مسیح موعودؑ
کا ان پر پورا اترنا ۔ صفحہ ۱۹۴ و صفحہ ۱۹۵
نیز دیکھئے "صداقت مسیح موعود" کا عنوان

نجات

نزول

نوحؑ

مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ

نوشیرواں

نیوگ

و

وحدت

وحی والہام

۷ - بنی اسرائیل میں تو ایسے یقینی الہام ہوتے تھے جن کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے معصوم بچے کو دریا میں ڈال دیا اور اس الہام کی سچائی میں کچھ شک نہ کیا ۔ صـ ۲۱۴

۸ - کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پس اگر مجمل وحی میں اجتہاد کے رنگ میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو بیّنات محکمات کو اس سے کچھ صدمہ نہیں پہنچتا ۔ صـ ۲۲۵

۹ - مسیحی صاحبوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ مسیح کے زمانہ کے بعد الہام اور وحی پر مہر لگ گئی ہے ۔ صـ ۱۶۳

رسالہ الوصیّة

۱ - یہ رسالہ حضور علیہ السلام نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو تالیف فرمایا ۔ اس میں حضور نے اپنی وفات کے قریب ہونے کے متعلق الہامات درج فرمائے ہیں اور اپنے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے ظہور کی پیشگوئی فرما کر جماعت کو تسلی دی ہے ۔ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے خاص احکامات کے تحت اس رسالہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے وصیّت کے دائمی نظام کو پیش فرمایا ہے ۔ اس رسالہ میں ضمیمہ الوصیت کے نام سے حضور علیہ السلام کی طرف سے وصیّت کے متعلق ضروری امور اور اس نظام کو چلانے والی انجمن کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کی روئیداد بھی شامل ہے ۔ صـ ۲۲۹ — ۲۳۲

۲ - رسالہ الوصیت کی اشاعت جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے ۔ صـ ۳۲۱

۳ - ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں ۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں ۔ صـ ۳۲۱

۴ - وصیت کی تین شرائط نیز دیکھیں "نظام الوصیت"

۱ - اس مقبرہ کی زمین کی خرید ۔ اسکو خوشنما بنانے اور متفرق اخراجات کے لئے چندہ دے ۔ صـ ۳۱۸

۲ - وصیت کرے کہ اس کے ترکہ کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ حسب ہدایت سلسلہ اشاعتِ اسلام کے کاموں پر خرچ ہوگا ۔ صـ ۳۱۹

۳ - متقی ہو اور محرمات اور شرک و بدعت سے پرہیز کرنے والا ہو ۔ صـ ۳۲۰

۵ - صرف جائیداد اور اموال کا دسواں حصہ دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ پابندیٔ احکامِ اسلام لازم

تقویٰ وطہارت بھی ضروری ہے۔ صـــ ۳۲۴

۶۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔ وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔ صـــ ۳۲۰

۷۔ وصیت کے اموال کے مصارف

۱۔ اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ

۲۔ سلسلہ کے واعظوں کیلئے خرچ

۳۔ ایسے لوگ جو اموال وصیت کے لئے کام کریں اور ان کا کچھ گذارہ نہ ہو۔

۴۔ ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے ..... وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔

۵۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ صـــ ۳۱۹

۸۔ بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کی اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ صـــ ۳۲۶ ضمیمہ الوصیت نمبر ۱۲

۹۔ سلسلہ سے روگرداں ہونے والے کا تمام مال جو اس نے وصیت میں دیا تھا واپس کیا جانا چاہیئے۔ صـــ ۳۲۵

وعدہ

اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں تخلف نہیں کرتا۔ صـــ ۴۱۰

وعید

۱۔ وعیدی پیشگوئیاں توبہ واستغفار سے ٹل سکتی ہیں۔ جیسے یونس نبی کی پیشگوئی۔ صـــ ۴۰۱ ۴۰۲

۲۔ حضرت یونس پر سزا اور عتاب اس لئے نازل ہوا کہ انہوں نے خدا کو قادر نہ سمجھا کہ وہ وعید کو ٹال سکتا ہے۔ صـــ ۲۷۸

وفاتِ مسیحؑ

دیکھیئے زیرعنوانات "حیاتِ مسیح" "رفع" "نزول" "دوبارہ آمد" "عیسیٰ بن مریم" اور "مسیح موعود" وغیرہ

۱۔ مسیح موعود کے دعویٰ کی بنیاد

"ہمارے دعویٰ کی جڑ حضرت عیسیٰ کی وفات ہے۔ اس جڑ کو خدا اپنے ہاتھ سے پانی دیتا ہے اور رسولؐ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ صـــ ۲۴۶

۲۔ خدا نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ صـــ ۲۴۶

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کیلئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی موت مسیح کا حربہ ہے۔ اس حربہ سے عیسائی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جائینگی صـــ ۲۶۵

۴ - اگر مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی نسبت قرآن شریف کے قول پر چلتے اور انکو وفات یافتہ یقین رکھتے اور جیسا کہ قرآن کا منشاء ہے اُن کا دوبارہ آنا ممتنع سمجھتے تو اسلام پر یہ تباہی نہ آتی جو آگئی اور عیسائیت کا جلد تر خاتمہ ہو جاتا۔ ص ۲۵

۵ - لعنت ہے ایسے اعتقاد پر جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آئے ص ۲۳

۶ - آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کی تفسیر ص ۱۹۶

۷ - مسئلہ وفات مسیح کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا۔ گویا حنفی مذہب کے موافق نقل حدیث - قیاس - دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں - ص ۲۵۸

۸ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت عیسیٰؑ کو مردہ رُوحوں میں ہی دیکھا۔ ص ۲۲

۹ - اگر صحابہ رضی اللہ عنھم کے دلوں میں یہ خیال ہوتا کہ عیسیٰ آسمان پر چھ سو برس سے زندہ ہے تو وہ حضور حضرت ابوبکرؓ کے آگے یہ خیال پیش کرتے لیکن اس روز سب نے مان لیا کہ سب نبی مر چکے ہیں ص ۲۳

۱۰ - اگر مسیح بن مریم دوبارہ آکر چالیس برس دنیا میں رہ کر صلیب توڑینگے تو وہ قیامت کے دن کس طرح خدا تعالیٰ کو یہ جواب دے سکتے ہیں کہ مجھے کیا علم ہے کہ عیسائیوں نے کونسی راہ اختیار کی - ص ۲۰ - ۲۱

۱۱ - وفاتِ مسیح کے دلائل ص ۲۶۰ تا ص ۲۶۷

۱ - حیاتِ مسیح کے مسئلہ کو مان کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہوتی ہے - ص ۲۶۰

۲ - اگر حضرت عمرؓ اور صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ معلوم ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ زندہ ہی مر جاتے - ص ۲۶۱

۳ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کا اجماع ہُوا کہ تمام انبیاء وفات پا چکے ہیں - ص ۲۶۲

۴ - حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار پاتے ہیں ص ۲۶۴

۵ - معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو مردوں میں ہی دیکھا ہے - ص ۲۶۶

۶ - احادیث میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ یا ۱۲۵ برس قرار دی ہے - ص ۲۶۷

ی

یاجوج ماجوج

۱ - یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں جو اتیج یعنی آگ سے بہت کام لیں گی - ص ۲۱۱

۲ - مَیں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو یاجوج ماجوج کے حملے سے بچاؤں - ص ۱۲۵

یعقوب

۱ - یعقوب حضرت عیسیٰؑ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا - درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا - وہ تمام باتوں میں تورات پر عمل کرتا تھا ص ۳۷۹

۱ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانشین بھی تھے اور بزرگ انسان تھے - توحید کی تعلیم دیتے تھے - پولوس نے اُن کی مخالفت کی - ص ۳۷۴

یقین

۱ - یقین کی تین اقسام

۱ - علم الیقین - محض علم اور قیاس سے جیسے دھوئیں دیکھ کر اندازہ لگائے کہ آگ جل رہی ہے

۲ - عین الیقین - خود اپنی آنکھوں سے آگ دیکھ لے -

۳ - حق الیقین - آگ میں ہاتھ ڈال کر اس کی قوت احتراق کا مزہ چکھ لے ص ۱۵۷

۲ - غیب الغیب خدا پر اسوقت تک یقین حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی ہی طرف سے انا الموجود کی آواز نہ پہنچ جائے - ص ۱۶۲

ینابیع الاسلام

عیسائیوں کی ایک کتاب جس میں قرآن کریم کو کتب سابقہ کا سرقہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا جواب اپنی کتاب چشمہ مسیحی میں دیا ہے - ص ۳۳۳ تا ص ۲۹۲

یوز آسف

صحیفۂ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ کی انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی - بعض محقق انگریز اس کو بدھ کی کتاب قرار دیتے ہیں - ص ۳۴۰

یوسف نجّار

(جن سے حضرت مریم علیہا السلام کا نکاح ہُوا)

۱ - یوسف اس نکاح سے ناراض تھا -

۲ - اس نکاح کے وقت اسکی پہلی بیوی موجود تھی - ص ۳۵۶

یونس

۱ - یونس علیہ السلام کا واقعہ - انہوں نے خدا سے خبر پاکر قوم کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائی جو قوم کی تضرع سے ٹل گئی حضرت یونس کو معلوم ہُوا تو فرمایا لن ارجع الیٰ قومی کذّابًا ص ۲۷۸

۲ - درمنثور میں ہے کہ یونس نبی نے یہ پیشگوئی قطعی طور پر بغیر کسی شرط کے کی تھی کہ نینوا کے بسنے والوں پر

چالیس دن کے اندر عذاب نازل ہوگا ...... مگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ ص ۲۱

یہود

۱۔ یہود کے بعض علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت سلطنت رومی کے وظیفہ خوار تھے۔ ص ۲۷

۲۔ مسیحؑ کے مکذب یہود پر تکذیب کی وجہ سے عذاب
۱۔ طاعون ۲۔ طیطوس رومی کے ہاتھوں تباہی ص ۱۶

۳۔ مغضوب علیہم میں یہ خصوصیت ہے، کہ دنیا میں ہی اُن پر غضب الٰہی نازل ہوا ص ۱۹

۴۔ یہود اب تک مانتے ہیں کہ الیاس دوبارہ آئیگا۔ ص ۲۹۸

۵۔ باوجود اس کے کہ یہود کیلئے ہر زمانہ میں انبیاء مبعوث ہوئے وہ الیاس کے نزول کی حقیقت سے بے خبر رہے ص ۹۵

۶۔ الیاس کی دوبارہ آمد کا وعدہ یہود کی آزمائش تھی ص ۹۲

۷۔ یہود اب تک کتابوں میں لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن اگر خدا مسیح کی تکذیب کی وجہ پوچھیگا تو ہم اس کے سامنے ملاکی نبی کی کتاب رکھدینگے ص ۱۹

۸۔ ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے۔ وہ بڑے زور سے لکھتا ہے کہ اگر مجھ سے مسیح کے بارے میں سوال ہوگا تو میں ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھدونگا کہ اس میں الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا ص ۲۹۸

۹۔ ملاکی نبی کی کتاب میں نص صریح کے طور پر مسیح سے پہلے الیاس کی دوبارہ آمد کا ذکر ہے تو پھر وہ کیوں مجرم ٹھہرے؟ اس سوال کا جواب ص ۲۰

۱۰۔ یہود خوب جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہیں کہ کوئی شخص دوبارہ دنیا میں آئے۔ اور اس کی نظیر پہلے سے موجود نہیں تھی۔ ص ۲۰

۱۱۔ جس قدر مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے یہ کھول کر سنا دیا ہے، کہ عیسیٰ فوت ہوگیا اور پھر دنیا میں نہیں آئیگا ہاں اس کا مثیل آنا ضروری ہے اگر اس قسم کی تصریح ملاکی نبی کے صحیفہ میں ہوتی تو یہود ہلاک نہ ہوتے ص ۲۱

۱۲۔ یہود نے جو علامتیں حضرت عیسیٰؑ کے لئے اپنی کتابوں میں تراشی تھیں وہ پوری نہ ہوئیں۔ ان بدبخت لوگوں نے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو جو علامتیں تراشی تھیں اور مشہور کر رکھی تھیں بہت ہی کم پوری ہوئیں۔ ص ۳۷

۱۳۔ یہ یہودیوں کو جواب ہے، کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اسکے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ ص ۴۰۹

تمت